رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

خطبہ نمبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ اندرون ہند ...

قیمت سالانہ بیرون ہند ...

جلد ۲۳ | مورخہ ۸ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۵۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُبارک وُہ جو آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈریں

"یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خُدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وُہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وُہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا۔ وُہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وُہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئینگے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلینگی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کرینگی اور دُنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں اور وُہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وُہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ۔ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جن کا قدم صدق کا قدم ہے" (الوصیت)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸۔ اپریل۔ آج ۹½ بجے صبح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا ۔

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں۔

۲۷۔ اپریل بعد نماز عشا حلقہ مسجد مبارک کا ایک تبلیغی جلسہ مسجد مبارک میں منعقد ہوا جس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے تقریر کی ۔

محمد عامل صاحب بھاگلپوری نے کل اپنے لڑکے شفیع احمد کی دعوتِ ولیمہ میں کئی دوستوں کو مدعو کیا ۔

آج چودھری عبد الرحمٰن صاحب سربراہ نمبردار کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ

حضرت امیر المومنین کے معارف قرآن پڑھنے کے بعد حصولِ صدق

ایک صاحب الہ آباد سے لکھتے ہیں:۔

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب قبلہ

آپ کا الفضل اخبار ۱۵ اپریل اتفاق سے مجھ کو مل گیا جس میں تفسیر قرآن پاک پڑھ کر مجھ کو وہی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ لہذا میری درخواست ہے۔ کہ براہ مہربانی تحریر فرمائیں کہ ایک سال کا چندہ اور چھ ماہ کا اور تین ماہ کا کیا ہے۔ تاکہ میں جناب کو روپیہ منی آرڈر کردوں۔ اور میرا بھی نام حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں درج ہو جائے۔

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کا تیسرے درجہ میں سفر

ریلوے مسافروں کی تکالیف کا ذاتی تجربہ حاصل کرنے کی کوشش

روزنامہ معاصر انقلاب (۲۵ اپریل) لکھتا ہے۔

ہندوستان میں یہ شکایت عام ہے۔ کہ حکام بالا دست عوام کی تکلیفوں کے متعلق کبھی ذاتی اور عینی علم حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جو کچھ انہیں معلوم ہے۔ وہ محض اخباری شکایات یا ماتحتوں کی اطلاعات پر مبنی ہے۔ انہیں ذاتی طور پر حالات کا علم نہیں ہوتا۔ ریلوے کے درجہ سوم کے مسافروں کو مدت سے گوناگوں شکایات چلی آتی ہیں۔ اور اسمبلی میں نمائندگان جمہور ہمیشہ ان شکایات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن چودھری سر ظفر اللہ خاں ریلوے ممبر مستحق تبریک و تحسین ہیں۔ جنہوں نے اس معاملے میں ذاتی علم حاصل کرنے کے لئے ریلوے کے تیسرے درجے میں سفر کرنا شروع کر دیا ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آپ کبھی کبھی ایسی حالت میں تھرڈ کلاس کے مسافر کی حیثیت سے سفر کرتے ہیں۔ کہ آپ کو کوئی نہیں پہچانتا۔ اس طرح آپ کو موقعہ مل جاتا ہے۔ کہ تیسرے درجے کے مسافروں کی مشکلات و تکالیف کو بچشم خود معائنہ فرمائیں۔

چودھری صاحب کا یہ طرز عمل ان ایشیائی حکمرانوں کی یاد دلاتا ہے۔ جو رعایا کی حالت معلوم کرنے کے لئے بھیس بدل کر سفر و سیاحت کیا کرتے تھے۔ اور اس طرح بہت سی ناانصافیوں کا سد باب اور بہت سی شکایات کا تدارک ہو جاتا تھا۔ ہم چودھری صاحب کے اس اقدام پر اظہار استحسان کرتے ہیں۔ اور دوسرے محکموں کے حکام اعلیٰ کو ان کی تقلید کی تلقین کرتے ہیں۔

نقصان سے بچنے کے لئے سہ ماہی یا ششماہی کی بجائے سالانہ قیمت ادا کیجئے

مئی کے پہلے ہفتہ میں جن دوستوں کو وی۔ پی کئے جائیں گے۔ ان کے اسماء گرامی ۲۴ اپریل کے پرچہ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وی پی حسب ذیل شرح چندہ کے مطابق ہوں گے۔

سالانہ۔ پندرہ روپے۔ ششماہی آٹھ روپے۔ سہ ماہی چار روپے آٹھ آنے۔ جو دوست اضافہ قیمت سے بچنا چاہتے ہوں۔ وہ سالانہ قیمت بھجوا دیں۔ یا اس کے لئے وی۔ پی کی اجازت پانچ مئی تک دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ ورنہ جتنے عرصہ کے لئے وہ پہلے وی۔ پی وصول کیا کرتے ہیں۔ اتنے عرصہ کے لئے مندرجہ بالا شرح سے چندہ کی وصولی کے لئے وی۔ پی کیا جائے گا۔

(مینیجر)

مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مالی تحریک جدید کے وعدہ کرنے والے احباب کو حضور کا یہ ارشاد کہ "نیکی میں جس قدر جلدی کی جائے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب ہے"۔ یاد ہے اور اکثر احباب اپنے وعدے کو جلد پورا کر رہے ہیں۔ مگر بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ خصوصاً دورانِ سال کا وعدہ کرنے والے کہ وہ اس بات کے منتظر رہیں ہیں۔ کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ انہیں حضور کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ "یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ وہ بعض اوقات دے ہی نہیں سکتے۔ بعض نے مجھے خطوط لکھے، کہ ہم نے خیال کیا تھا۔ کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ مگر بدبختی سے ملازمت جاتی رہی۔ یا آمد کے دوسرے ذرائع بند ہو گئے پس یہ مت خیال کرو۔ کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ جو لوگ آخر وقت نماز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پس پہلے دینے کا زیادہ ثواب ہوتا ہے"۔ ایک دوست جنہوں نے گزشتہ سال دو صد روپیہ یکمشت ادا کیا تھا۔ اور اس سال کے لئے ان کا وعدہ دو سو تیس روپیہ کا تھا۔ حضرت امیر المومنین کے حضور لکھتے ہیں:۔

میں نے باوجود سخت مالی تنگی اور کافی قرض کے امسال ۲۳۰ روپے کا وعدہ کیا۔ دل میں تڑپ تھی۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ یہ رقم یکمشت اور فوری ادا کر دوں۔ اور قرض کی رقم بعد میں ادا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ادا ہونے کی ایک صورت پیدا کی۔ روپیہ ہاتھ میں آنے پر یہ خیال ہوا۔ کہ یہ رقم چندہ میں نہ دوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک سفر بھی درپیش کر دیا۔ جس سے ایک بڑی رقم ملنے کی توقع تھی۔ اس خیال سے کہ اس سفر سے چندہ اور قرض ادا ہو سکے گا۔ چندہ کا روپیہ روک کر سفر کیا۔ مگر خدا کی شان کہ اس سفر میں نہ صرف وہ روپیہ خرچ ہو گیا۔ بلکہ کچھ روپیہ اور بھی خرچ کرنا پڑا۔ اور اس سے خلاف توقع کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جس سے میرے دل میں بڑے زور سے یہ احساس پیدا ہوا۔ کہ یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ بجائے چندوں کا روپیہ ادا کرنے کے ادھر صرف کیا گیا۔ اب میں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ سب سے پہلے چندہ تحریک جدید ادا کروں گا۔ چنانچہ اس عریضہ کے ساتھ ایک صد روپیہ پیش حضور کر رہا ہوں۔ باقی رقم انشاء اللہ تعالیٰ جلد سے جلد ادا کروں گا۔

یہ واقعہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے مخلصین کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ انہیں سب سے پہلے چندہ تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ پس وہ احباب جن کا وعدہ دورانِ سال کا ہے۔ اور سال رواں میں سے پانچ ماہ گزر چکے ہیں۔ اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ سال کے آخر تک ادا نہ کر سکیں۔ اور باوجود خواہش ادائیگی کے پیچھے رہ جائیں۔ بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ اور احباب نے خوشی سے بغیر کسی اصرار کے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور وعدے کئے ہیں۔ اور وصولی کے لئے کسی سے اصرار نہیں کیا جاتا۔ مگر یاد رہے خدا کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ اور وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی نذیر احمد صاحب افریقی اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ۷ اپریل مارسیلز سے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان) (۲) مولوی محمد عثمان صاحب لکھنؤ کچھ عرصہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان) (۳) میرے والد صاحب کو کمر میں پھوڑے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار سعیدہ فضیلت بنت بابو شریف احمد صاحب مالیر کوٹلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ صفر ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

ع

"سُستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو"

انتہائی محنت و مشقت سے کام کرو۔ اور اپنی اولاد کو محنت سے کام کرنیکی عادت ڈالو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۴ ر اپریل ۱۹۳۶ء)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد ان آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کی:۔ یاایھا الانسان انک کادحٌ الی ربک کدحًا فملقیہ۔ فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسبُ حسابًا یسیرا۔ وینقلبُ الی اھلہ مسرورا۔ واما من اوتی کتابہٗ ورآء ظھرہٖ۔ فسوف یدعو ثبورًا۔ ویصلی سعیرا۔ انہٗ کان فی اھلہ مسرورا۔ انہ ظنّ ان لن یحور۔ بلیٰ ان ربہٗ کان بہ بصیرا۔ (پ ۳۰۔ سورۃ الانشقاق)

اس کے بعد فرمایا:۔

دُنیا کی اصلاح کوئی ایسی معمولی بات نہیں۔ کہ بغیر خاص توجہ اور خاص تدابیر کے پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ انسان ہر چیز کے لئے کسی توجہ کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ مگر نہیں کرتا تو

بنی نوع انسان کی اصلاح

کی طرف توجہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ اور اس طرح جو سب سے قیمتی چیز ہے وُہ سب سے زیادہ نظر انداز کی جاتی ہے۔ زمیندار ایک بھینس رکھتا ہے۔ یا ایک گھوڑی رکھتا ہے۔ تم اس کے گھر میں تھوڑی دیر جاکر دیکھ لو۔ تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ وُہ اپنے دن کا کافی حصہ گھوڑی۔ یا بھینس کی خبر گیری میں صرف کرتا ہے۔ اس کے پاس تھوڑی سی زمین ہوتی ہے مگر اس کی نگہداشت کے لئے کافی عرصہ صرف کرتا ہے۔ لیکن تم چوبیس گھنٹے ایک زمیندار کے گھر میں رہ کر اگر یہ معلوم کرنا چاہو۔ کہ وُہ کتنا وقت

اپنے بچے کی اصلاح

میں صرف کرتا ہے۔ تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ وُہ ایک منٹ بھی صرف نہیں کرتا۔ اس کی گھوڑی یا بھینس اس کے وقت کا گھنٹہ دو گھنٹے لے لیتی ہے۔ اس کی کھیتی اس کے وقت سے آٹھ یا دس گھنٹے لے لیتی ہے اور اس کی توجہ کو اپنی طرف پھیر لیتی ہے۔ مگر اس کا بیٹا جو اس کی سب سے زیادہ قیمتی جائداد ہے۔ اس پر وُہ ایک منٹ بھی صرف نہیں کرتا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانی حیثیت کو لوگ نہیں سمجھتے۔ سب چیزوں کی درستی کے لئے لوگ کوشش کریں گے۔ مالوں کی درستی کے لئے کوشش کریں گے۔ صنعت وحرفت کی درستی کے لئے کوشش کریں گے۔ تجارت کی درستی کے لئے کوشش کرینگے زراعت کی درستی کے لئے کوشش کرینگے لیکن

قومی اخلاق کی درستی

کے لئے کوشش نہیں کریں گے۔

ہمارے سامنے کانگرس کی وُہ جدوجہد موجود ہے۔ جو اُس نے ملک کی آزادی کے لئے کی۔ کانگرس کے دشمن بھی یہ تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتے کہ

کانگرس کی کوششوں میں سے بعض کوششیں

نہایت شاندار اور اعلےٰ درجہ کی تھیں۔ اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ کہ کانگرس نے لوگوں میں ذہنی بیداری پیدا کی۔ اور حبِ وطن کا جذبہ قلوب میں موجزن کیا۔ پھر کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ہمارے ملک کا بیشتر حصہ بُزدل تھا۔ کانگرس والوں نے ان میں دلیری پیدا کی۔ اور انہیں نڈر بنایا۔ غرض ان خوبیوں کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ مگر جو کچھ انہوں نے کیا۔ اس سارے کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ملک کو آزادی مل جائے۔ ملک انگریزوں کے اثر سے محفوظ ہو جائے۔ اور ملک کی عزت دُنیا میں قائم ہو جائے۔ لیکن اس جدوجہد۔ اور اس کوشش میں بعض باتیں انہوں نے یا ان کے دوستوں نے ایسی بھی اختیار کیں۔ جو

اور زیادہ غلامی کا طوق

لوگوں کے گلے میں ڈالنے والی ثابت ہوئیں۔ یعنے بعض اخلاقی غلطیاں ایسی ہوئیں جن سے حریت کی رُوح تو پیدا ہوئی۔ لیکن دوسری طرف اور زیادہ غلامی کی رُوح پیدا ہو گئی۔ مثلاً یہی مسئلہ جو نان کو اپریشن کا ہے گو جس مقصد کے لئے استعمال کیا گیا۔ وُہ اچھا تھا۔ مگر یہ ذریعہ نہایت گندہ تھا۔ اگر نان کو آپریشن کے اصول کو ہم صحیح تسلیم کرلیں۔ تو اس کے معنے یہ بنیں گے۔ کہ کوئی شخص کسی دُوسرے کی کبھی اطاعت نہ کرے۔ اور اپنی مرضی ہمیشہ منوانے کی کوشش کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ

نوجوانوں کے اخلاق میں بگاڑ

پیدا ہو گیا۔ اور وُہی حملے جو کبھی گورنمنٹ کے خلاف کئے جاتے تھے۔ کانگرس کے خلاف شروع ہو گئے

ستیہ گرہ کو ہی لے [illegible]ئے۔ یہ کبھی گاندھی جی کے خلاف شروع کی گئی۔ کبھی کانگرس کے خلاف اس لئے کی گئی۔ کہ وہ اچھوتوں کی خبرگیری اور ان کے حقوق کی تائید کیوں کرتی ہے۔ کبھی کسی یونیورسٹی کے خلاف شروع کی گئی۔ کبھی پروفیسروں کے خلاف شروع کر دی گئی۔ اور کبھی اپنے ماں باپ کے خلاف ہی ستیہ گرہ ہونے لگی۔ گویا ستیہ گرہ ایک غلط اصل کی وجہ سے دنیا کی بدترین استیہ ہو گئی۔ یعنی بجائے سچائی کی تائید کے جھوٹ کی تائید اس سے ہونے لگی۔ پس اخلاقی طور پر اس تحریک نے لوگوں کو بہت نقصان پہونچایا۔ اسی طرح

کانگرس کی تحریک کے نتیجہ میں

گو خود کانگرس والے اس کے بانی نہیں ہوئے مگر بہرحال اس کے نتیجہ میں ٹیررازم یعنے دہشت انگیزی اور قتل کی تحریک شروع ہوئی گویا نوجوانوں کی اخلاقی طور پر موت واقعہ ہو گئی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ کانگرس والوں نے اس بات کی تو قیمت سمجھی۔ کہ جسم غلامی سے آزاد ہونے چاہئیں۔ مگر انہوں نے اس بات کی کوئی قیمت نہ سمجھی۔ کہ ذہن بھی غلامی سے آزاد ہونے چاہئیں۔ کیونکہ اخلاق کی قیمت ان کے نزدیک معمولی تھی۔ مگر جسموں کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ اور یہ مرض کانگرس والوں سے خصوصیت نہیں رکھتا۔ تمام دنیا میں یہ مرض پھیلا ہوا ہے۔ یہی حالت ان ممالک کی بھی ہے۔ جو آج کل ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں۔ کیا انگلستان۔ کیا فرانس۔ کیا جرمنی اور کیا امریکہ۔ سب کے نزدیک

انسانوں کی اخلاقی حالت

خواہ کتنی ہی خراب کیوں نہ ہو۔ انہیں اسکی چنداں پرواہ نہیں ہوگی۔ لیکن جسمانی حالت گرنے کی انہیں فوراً فکر شروع ہو جائے گی اگر ان کے ملک کے سکہ کی قیمت گرتی ہے۔ تو وہ گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے نوجوانوں کے اخلاق گر جائیں۔ تو اس کی انہیں پروا نہیں ہوتی۔ اگر ان کا شلنگ بارہ پنس کی بجائے گیارہ پنس کا ہو جائے۔ تو وہ بہت گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے ملک میں جوا بازی عام ہو جائے۔ شراب خوری زیادہ ہو جائے۔ فواحش کی کثرت ہو جائے۔ تو اس کی انہیں اتنی فکر نہیں ہوتی۔ یا جھوٹ دغا اور فریب پھیل جائے۔ تو اس کی انہیں فکر نہیں ہوگی۔ لیکن شلنگ کا بارہ پنس کی جگہ گیارہ پنس کا ہو جانا ان کے ہاں

بہت بڑی اہمیت

رکھے گا۔ تو درحقیقت تمام انسان سوائے ان لوگوں کے جو مذہبی اثر کے نیچے ہوتے اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے تابع ہوتے ہیں۔ قومی اخلاق کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ لیکن مال و دولت کے بڑھانے کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی تمام تر کوششیں ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا کا مصداق بن کر رہ جاتی ہیں۔ ان کی ساری کوششیں دنیا کے معاملات میں ہی صرف ہو جاتی ہیں۔ دین کے معاملات میں خرچ نہیں ہوتیں۔ مگر ان سے اتر کر ایک اور گروہ بھی ہے۔ یا یہ کہنا چاہیئے کہ

ان سے بدتر ایک اور گروہ

ہے۔ جس کی کوششیں کہیں بھی خرچ نہیں ہوتیں۔ گویا وہ نکمے وجود ہوتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اس وقت ایشیائیوں کی زیادہ تر حالت ایسی ہی ہے۔

یورپ کے لوگوں کے متعلق

تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا۔ ان کی تمام تر کوششیں دنیا پر صرف ہو گئیں۔ لیکن ایشیائیوں کا ننانوے فیصدی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ حصہ ایسا ہے جس کی کوششیں کہیں بھی خرچ نہیں ہوتیں۔ وہ صرف آرام کرنا جانتے ہیں۔ اور کام سے اتنا گھبراتے ہیں۔ کہ گویا موت ہے۔ اور ان کی پوری کوشش اس امر پر صرف ہوتی ہے کہ کسی طرح کام سے چھٹ سکیں۔ اور پھر اگر کوئی کام ان کے سپرد کیا جائے۔ تو وہ کبھی اُسے وقت پر پورا نہیں کریں گے۔ اور نہ یہ کوشش کریں گے۔ کہ اس کام میں ترقی ہو۔ حالانکہ

انسانی پیدائش

اس دنیا میں ہے ہی اسی لئے کہ وہ محنت کرے۔ یہ جو میں نے اس وقت آیات پڑھی ہیں۔ ان کا سارا مضمون تو وقت کی قلت کی وجہ سے میں بیان نہیں کر سکتا۔ مگر ان میں اسی مضمون پر زور دیا گیا ہے۔ جو میں اس وقت بیان کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحاً فملاقیہ۔ اے انسان تجھے کدح کرنی پڑے گی اپنے رب تک پہونچنے کے لئے

کدح کے معنی

ہیں شدید محنت۔ ایسی محنت جس سے انسان کا جسم کمزور ہونا شروع ہو جائے۔ جیسے ہمارے ہاں کہتے ہیں ہڈیاں گھل گئیں۔ یہ حالت جب انسان کی ہو جائے۔ تو اس کے متعلق کہیں گے اس نے کدح کی۔ کدح کے اصل معنی کسی چیز کا کسی کے اندر داخل ہو جانا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کدح راسہ بالمشط۔ اس نے کنگھی کے ساتھ اپنے بالوں کو درست کیا۔ چونکہ کنگھی انسان کے بالوں میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کدح کا لفظ استعمال کیا گیا اسی طرح کہتے ہیں۔ کدح وجہہ اس نے منہ پر ناخن مارے۔ اور وہ ناخن جلد کے اندر گھس گئے۔ تو کدح اس محنت کو کہتے ہیں جس کا اثر جسم سے اتر کر انسان کے اندر چلا جاتا ہے۔ اور

محنت شاقہ کی وجہ سے

اس کی ہڈیاں گھسنے لگ جاتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحاً فملاقیہ۔ اے انسان تجھے اتنی محنت کرنی پڑے گی۔ اتنی محنت کرنی پڑے گی۔ کہ اس محنت کی وجہ سے تیری ہڈیاں گھل جائیں۔ تب کہیں تیرے رب کی ملاقات تجھے نصیب ہوگی۔ پھر جب ایسا انسان وہاں پہونچے گا۔ تو اس بات کی علامت کے لئے کہ اس کی کدح سچی تھی۔ اور اس کی محنت پوری اتری۔ خدا تعالیٰ اس کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دے گا۔

دائیں ہاتھ سے مراد کام کرنے والا ہاتھ ہے

دنیا کا اکثر حصہ چاہے وہ مسلمان ہو۔ یا نہ ہو۔ دائیں ہاتھ سے کام کرتا ہے۔ بعض لوگ بے شک لفٹ ہینڈڈ یعنی بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ مگر وہ نہائت قلیل ہوتے ہیں۔ اکثر لوگ دائیں ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ خط لکھیں گے تو دائیں ہاتھ سے۔ کوئی چیز کاٹیں گے تو دائیں ہاتھ سے۔ ضرب لگائیں گے تو دائیں ہاتھ سے۔ اسلام نے تو دائیں ہاتھ سے کام کرنے کو مذہب کا جزو قرار دیا ہے۔ مگر عملی طور پر ساری دنیا میں یہ بات پائی جاتی ہے اور ملک کا ملک کم از کم میرے علم میں کوئی ایسا نہیں۔ جہاں بائیں ہاتھ سے کام کیا جاتا ہو۔ افراد بے شک کرتے ہیں مگر وہ قلیل ہوتے ہیں۔ پھر

بائیں ہاتھ سے کام کرنا

ان کی کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ نقص سمجھا جاتا ہے تو دایاں ہاتھ عمل پر دلالت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ چونکہ وہ عملی لوگ ہونگے اور محنت اور کوشش سے کام کرنے والے ہوں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ان کے

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ

دے گا۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جنہوں نے دنیا میں کوئی عمل نہ کیا ہوگا۔ اور ان کی یہ عادت ہوگی۔ کہ جب ان کے سامنے کوئی کام آیا۔ انہوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا۔ جیسا کہ کہتے ہیں۔ آج کا کام کل پر ڈال دینا۔ دنیا میں یہ عام دستور ہے۔ کہ جو کام انسان نے کرنا ہوتا ہے اسے اپنے سامنے رکھ لیتا ہے۔ مگر جو نہ کرنا ہو۔ اسے ایک طرف کر دیتا ہے۔ اس کے مطابق چونکہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے۔ جن کے پاس جب کام آتا۔ تو وہ اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیتے۔ اور اس طرح ان کی پیٹھوں کے پیچھے

کاموں کا ایک ذخیرہ

جمع رہتا۔ اس لئے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اما من اوتی کتابہ وراء ظھرہ۔ چونکہ وہ اپنی پیٹھ کے پیچھے کام

رکھنے کے عادی تھے۔ اس لئے ان کا اعمال نامہ ان کی پیٹھ کے پیچھے رکھا جائے گا۔ فسوف یدعوا ثبورا۔ اس وقت جس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے رکھا جائے گا۔ یہ شور مچانے لگ جائے گا۔ کہ میں تو مارا گیا۔ یہ

سست اور کاہل آدمی کی مثال

ہے۔ کہ وہ بجائے کام کو اپنے سامنے رکھنے اور اسے پورا کرنے کی کوشش کرنے کے ہمیشہ اسے تاخیر میں ڈالتا۔ اور اسے بھلانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن دیانت دار اور مومن انسان ہمیشہ اسے سامنے رکھتا۔ اور اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی مناسبت کے لحاظ سے قیامت کے دن اللہ تعالے اس شخص کو جو عملی زندگی بسر کرنے والا ہو۔ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دے گا۔ مگر جو سست اور کاہل ہوگا اور کام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دینے کا عادی ہوگا۔ اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے رکھا جائے گا۔ گویا جس نگاہ سے اس نے دنیا میں اپنے کام کو دیکھنے کی کوشش نہ کی۔ اسی طرح اس کا اعمال نامہ بھی ایسا گندہ ہوگا۔ کہ وہ اسے دیکھنے کے لئے قوت برداشت اپنے اندر نہ رکھے گا۔ اور اسی لئے اسے پیٹھ کے پیچھے رکھا جائے گا۔

میں نے متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ

سستی اور غفلت بہت بڑی لعنت

ہے۔ اور ہمیں اس لعنت کو بہت جلد اپنے آپ سے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر ہم اس کو دور نہیں کر سکتے۔ تو ہمیں کم از کم اپنی اولادوں سے تو اس کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹروں نے اس بات پر بحثیں کی ہیں۔ کہ

ایشیائی لوگ سست کیوں ہوتے ہیں

بعض کا خیال ہے۔ کہ چونکہ ایشیا میں ملیریا زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ملیریا کی وجہ سے ایشیا والے سستی کا شکار رہتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ یہ بات غلط ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ملیریا سستی پیدا کرتا ہے۔ اور جب ملیریا کا انسانی جسم پر اثر ہونے لگے۔ تو بخار چڑھنے سے کئی دن پہلے ہی

انسان کا کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ اور پھر بخار کی حالت میں بھی جمائیاں آتی ہیں۔ اعضاء شکنی ہوتی ہے۔ اور پژمردگی سی چھائی رہتی ہے۔ پس یہ صحیح ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ

ایشیا میں ملیریا

نہایت سخت ہوتا ہے۔ لیکن اسی ایشیا میں وہ لوگ بھی ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں اتنے مہتم بالشان اور حیرت انگیز کام کئے ہیں۔ کہ دنیا ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ اسی ایشیا میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئے ہیں۔ جن کی زندگی پر جب اس لحاظ سے غور کیا جائے۔ کہ وہ کیسی محنتی زندگی تھی۔ تو ہمیں اس میں محنت کا ایسا اعلے نمونہ نظر آتا ہے۔ کہ اسے دیکھ کر حیرت آجاتی ہے۔

دنیا میں ایک شخص جرنیل ہوتا ہے۔ اور وہ جرنیلی کے کاموں میں ہی تھکا رہتا ہے۔ کوئی استاد ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہتا رہتا ہے۔ کہ سکول کا کام اتنا زیادہ ہے۔ کہ دماغ تھک جاتا۔ اور جسم چور چور ہو جاتا ہے۔ ایک جج ہوتا ہے۔ اور وہ یہ شور مچاتا رہتا ہے۔ کہ ججی کا کام اتنا زیادہ ہے۔ کہ میری طاقت برداشت سے بڑھ کر ہے۔ ایک وکیل ہوتا ہے۔ اور وہ یہ شکوہ کرتا رہتا ہے۔ کہ وکالت کا کام اتنا بھاری ہے۔ کہ مجھے اس سے ہوش ہی نہیں آتا۔ ایک میونسپل کمیٹی کا پریذیڈنٹ ہوتا ہے۔ اور وہ اس امر کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ کہ اتنا زیادہ کام ہے۔ کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اسے کس طرح کروں۔ ایک

لیجسلیٹو اسمبلی کا سکرٹری

ہوتا ہے۔ اور وہ کہتا رہتا ہے۔ کہ قانون سازی کا کام اتنا بھاری ہے۔ کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ اس سے کس طرح عہدہ برا ہوں غرض ایک ایک کام انسان کی کمر توڑ دینے کے لئے کافی ہے۔ مگر

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں

یہ سارے کام بلکہ ان کے علاوہ اور بھی بیسیوں کام ہمیں ایک جگہ اکٹھے نظر آتے ہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم بھی تھے۔ کیونکہ آپ لوگوں کو دین پڑھاتے۔ اور رات دن پڑھاتے۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جج بھی تھے۔ کیونکہ آپ لوگوں کے جھگڑوں کا تصفیہ کرتے۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی کے فرائض بھی سرانجام دیتے کیونکہ بلدیہ کے حقوق کی نگرانی وصفائی کی نگہداشت اور چیزوں کے بھاؤ کا خیال رکھنا یہ سب کام آپ کرتے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مقنن بھی تھے۔ کیونکہ آپ قرآن کریم کے احکام کے ماتحت لوگوں کو قانون کی تفصیلات بتاتے۔ اور ان کا نفاذ کرتے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جرنیل بھی تھے۔ کیونکہ آپ لڑائیوں میں شامل ہوتے اور مسلمانوں کی جنگ میں راہبری فرماتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بادشاہ بھی تھے۔ کیونکہ آپ تمام قسم کے ملکی اور قومی انتظامات کا خیال رکھتے۔

پھر اس کے علاوہ اور بھی

بیسیوں کام

تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد تھے۔ مگر آپ یہ سب کام کرتے۔ اور اسی علاقہ میں رہ کر کرتے۔ جس میں رہنے والوں کی سستی کی دلیل بعض ڈاکٹر یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ یہ ملیریا زدہ علاقہ ہے۔ آخر آپ بھی تو ایشیا کے ہی رہنے والے تھے۔ یورپ کے رہنے والے تو نہ تھے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ہمیں

اپنی صحت کی درستی کا خیال

رکھنا چاہیئے۔ اور ملیریا کو اس بات کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔ کہ وہ ہماری تندرستی کو برباد کرے۔ مگر ملیریا بھی تو بعض کمزوریوں کی وجہ سے ہی آتا ہے۔ یا روحانی کمزوریاں ملیریا کا شکار بنا دیتی ہیں۔ یا جسمانی سستیاں ملیریا کا شکار بنا دیتی ہیں۔ یا امنگوں کی کمی ملیریا کا شکار بنا دیتی ہے۔ دنیا میں امنگ بھی بہت حد تک بیماریوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ بے شک بداحتیاطی

اور بدپرہیزی بھی بیماری لانے کا باعث بنتی ہے۔ مگر

امنگیں بیماری کو دبا لیتی ہیں

لیکن وہ جو پہلے ہی اپنے ہتھیار ڈال چکا ہو اور کہے۔ کہ "آ بیل مجھے مار" اور بیماریوں کے مقابلہ کی تاب اپنے اندر نہ رکھتا ہو۔ اس پر بیماری بہت جلد غلبہ پا لیتی ہے لیکن وہ جو اپنی امنگوں کو زندہ رکھتا۔ اپنی قوت ارادی کو مضبوط کرتا۔ اور اپنے حوصلہ کو بلند رکھتا ہے۔ بیماری اس پر غلبہ نہیں پا سکتی۔ کیونکہ وہ خدا تعالے کے سوا اور کسی کی حکومت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اگر بیماری اس پر حکومت کرنا چاہے۔ تو وہ اس کی حکومت سے بھی انکار کر دیتا ہے

پس میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ بیماری کا علاج ہونا چاہیئے۔ مگر میں یہ ہرگز تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ یہ سست اور نکما بنانے کا کافی سبب ہے۔ ایسے ہی حالات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس محنت اور مشقت کا ثبوت دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے آپ کے متبعین میں سے کسی کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ کہے۔ کہ ملیریا کا ہمارے ملک میں پایا جانا ہمارے ملک کی سستی اور غفلت کے لئے کافی عذر ہے۔

ہم جب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی

دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ آپ آدھی رات کے بعد اٹھ بیٹھتے۔ اور عبادت شروع کر دیتے ہیں۔ اسی عبادت کے دوران میں فجر کی اذان ہوتی ہے اور آپ کو نماز کے لئے اطلاع ملتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے چلے جاتے ہیں۔ نماز پڑھا کر آپ مسجد میں ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں جس کو کوئی ضرورت اور احتیاج ہو وہ بیان کرے۔ اس پر پہلے جن جن لوگوں کو رات کو کوئی خواب آیا ہوتا وہ بیان کرتے۔ اور آپ تعبیریں بتاتے۔ اس کے بعد جنہیں کوئی دوسری حاجتیں ہوتیں۔ وہ آپ کے سامنے اپنی حاجات بیان کرتے اور آپ مناسب مشورے دیتے۔

پھر صحابہؓ کو آپ قرآن کریم کی تعلیم دیتے بعض کو حفظ کراتے۔ اور بعض کو معانی بتاتے پھر مقدمات والے آجاتے۔ اور آپ ان کے جھگڑوں کو سنتے اور فیصلہ کرتے۔ مقدمات سننے کے بعد

ظہر کا وقت

آجاتا ہے۔ اور آپ کھانا کھانے اندر تشریف لے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ظہر کی نماز ادا کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ ظہر کی نماز کے بعد پھر دینی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ درس و تدریس ہوتا ہے۔ اسلامی ضروریات پر مشورے ہوتے ہیں۔ قانون کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔ افتاء کا کام کیا جاتا ہے۔ اسی میں عصر کا وقت آجاتا ہے۔ اور آپ عصر کی نماز پڑھانے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر یا تو نصائح کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ یا فوجی مشقیں ہونے لگتی ہیں۔ کیونکہ بالعموم عصر کے بعد ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے فوجی مشقیں کراتے۔ کہیں تیر اندازی ہوتی، کہیں کشتی ہوتی۔ کہیں گھوڑ دوڑ ہوتی اسی طرح بالعموم ظہر سے پہلے اور اشراق کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جاتے۔ اور بھاؤ وغیرہ معلوم کرتے۔ اور دیکھتے کہ کہیں دوکاندار دھوکا تو نہیں کر رہے۔ یا لوگ دوکانداروں پر تو ظلم نہیں کر رہے۔ اور عصر کے بعد یا

وعظ و نصیحت کا سلسلہ

شروع ہوتا۔ یا صحابہ کو فوجی مشقیں کرائی جاتیں اور انہیں جنگ کے لئے تیار کیا جاتا۔ گویا اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جرنیل کے فرائض سرانجام دیتے۔ پھر مغرب کی نماز کا وقت آجاتا۔ اور آپ مغرب کی نماز پڑھا کر کھانا کھاتے۔ کھانا کھا کر پھر آپ مسجد میں آجاتے۔ اور مجلس لگ جاتی۔ پھر عشاء تک یا تو مقدمات کے تصفیے ہوتے ہیں۔ یا شکایات سنی جاتی ہیں۔ یا تعلیم دی جاتی ہے۔ اسی دوران میں عشاء کی نماز کا وقت آجاتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھ کر اور نوافل سے فارغ ہو کر آپ سو جاتے۔ اور آدھی رات کے بعد پھر اٹھ بیٹھتے اور اسی کام کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ غرض اس زندگی میں ایک منٹ بھی تو ایسا نہیں آتا۔ جسے ہمارے ہاں گپیں ہانکنے کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور

نہائت قیمتی وقت

محض اس بکواس میں ضائع کر دیا جاتا ہے۔ کہ فلاں کا یہ حال ہے اور فلاں کا یہ۔ اور اصل کام کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اسی وقت کے اندر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی

بیویوں کے حقوق

بھی ادا کرتے۔ اور اتنی توجہ سے ادا کرتے کہ ہر بیوی سمجھتی کہ سب سے زیادہ میں ہی آپ کی توجہ کے نیچے ہوں۔ پھر بیوی بھی ایک نہیں آپ کی نو بیویاں تھیں۔ اور نو بیویوں کے ہوتے ہوئے ایک بیوی بھی یہ خیال نہیں کرتی تھی۔ کہ میری طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ چنانچہ عصر کی نماز کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ کہ آپ ساری بیویوں کے گھروں میں ایک چکر لگاتے اور ان سے ان کی ضرورتیں دریافت فرماتے۔ پھر بعض دفعہ خانگی کاموں میں آپ ان کی مدد بھی فرما دیتے۔ اس کام کے علاوہ جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اور بھی بیسیوں کام ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سرانجام دیتے۔ پس آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جو فارغ ہو۔ مگر آپ بھی اسی ملیریا والے ملک کے رہنے والے تھے پھر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو ہم دیکھتے ہیں۔ جو آپ کے ظل تھے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کی یہ حالت ہوتی۔ کہ ہم جب سوتے تو آپ کو کام کرتے دیکھتے۔ اور جب آنکھ کھلتی تب بھی آپ کو کام کرتے دیکھتے۔ اور باوجود اتنی محنت اور مشقت برداشت کرنے کے جو دوست آپ کی کتابوں کے پروف پڑھنے میں شامل ہوتے۔ آپ ان کے کام کی اس قدر قدر فرماتے۔ کہ اگر عشاء کے وقت بھی کوئی آواز دیتا کہ حضور میں پروف لے آیا ہوں۔ تو آپ چارپائی سے اٹھ کر دروازہ تک جاتے ہوئے راستہ میں کئی دفعہ فرماتے۔ جزاک اللہ۔ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ جزاک اللہ۔ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ حالانکہ وہ کام اس کام کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ جو آپ خود کرتے تھے۔ غرض اس قدر کام کرنے کی عادت ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دیکھی ہے۔ کہ اس کی وجہ سے ہمیں حیرت آتی۔ بیماری کی وجہ سے بعض دفعہ آپ کو ٹہلنا پڑتا۔ مگر اس حالت میں بھی آپ کام کرتے جاتے۔ سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو راستہ میں بھی

مسائل کا ذکر

کرتے۔ اور سوالات کے جواب دیتے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس ملیریا زدہ علاقہ کے تھے۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ دنیا میں جتنے عظیم الشان کام کرنے والے انسان ہوئے ہیں۔ وہ سب اسی ملیریا والے ملک میں ہوئے ہیں۔ کیونکہ

اکثر معروف انبیاء ایشیاء میں ہوئے ہیں

حضرت موسےٰ علیہ السلام بھی اسی ملیریا زدہ علاقہ کے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام بھی اسی ملیریا زدہ علاقہ کے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام بھی اسی ملیریا زدہ علاقہ کے تھے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی اسی ملیریا زدہ علاقہ کے تھے۔ بلکہ حضرت کرشنؑ، حضرت رام چندر، اور حضرت زرتشت بھی اسی علاقہ کے رہنے والے تھے۔ تو اس میں کوئی شبہ نہیں۔ ہمیں اپنی

صحتوں کو درست کرنے کی طرف توجہ

کرنی چاہیئے۔ مگر مغرب کے کسی ڈاکٹر کا کوئی فقرہ سن کر اس کے پیچھے چل پڑنا بھی تو نادانی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل ملیریا وہ ہے۔ جو دل سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر دل کا ملیریا دور نہ ہو۔ تو خواہ ظاہری طور پر انسان ملیریا زدہ علاقہ میں نہ ہو۔ پھر بھی سست اور کاہل رہ سکتا ہے۔ چنانچہ یورپ میں بھی سست لوگ ہیں حالانکہ وہاں ملیریا نہیں۔ بڑے بڑے امراء بیٹھے ہیں۔ اور انہوں نے اپنا کام یہی سمجھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ اچھی اچھی غذائیں کھائیں۔ شرابیں پئیں جوا اور تاش کھیلیں۔ ان کو کونسا ملیریا ہوتا ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ

دل کا ملیریا

ہی انسان کو سست اور غافل کر دیتا ہے۔ اور سستی اور غفلت ایسی چیز ہے۔ کہ وہ قوم کو تباہ کر دیتی۔ اللہ تعالےٰ کی ملاقات سے انسان کو محروم کر دیتی۔ اور نجات سے دور پھینک دیتی ہے۔ میں نے بارہا

جماعت کو توجہ

دلائی ہے۔ کہ وہ سستی اور غفلت کو چھوڑے مگر مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے ابھی تک اس پر عمل نہیں کیا۔ مائیں اپنے بچوں کو سست رکھنا پسند کرتی ہیں۔ مگر یہ پسند نہیں کرتیں۔ کہ ان پر کام کا بوجھ پڑے۔ باپ اپنے بچوں کو سست رکھنا پسند کرتے ہیں مگر یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ انہیں کام کی عادت ڈالی جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ

کام نہ کرنے کی عادت

ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس عادت کا دور ہونا پھر بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ کوئی شخص ہندو تھا۔ جو بعد میں مسلمان ہو گیا۔ ایک دن کسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ کوئی

لطیفہ کی بات

ہوئی۔ اس پر وہ جھٹ کہنے لگا۔ رام رام رام۔ رام کسی نے کہا یہ کیا بات ہے تم تو مسلمان ہو۔ تمہیں رام رام کی بجائے اللہ اللہ کہنا چاہیئے تھا۔ وہ کہنے لگا اللہ اللہ داخل ہوتے ہی داخل ہوگا۔ اور رام رام نکلتے ہی نکلے گا۔ پرانی عادت پڑی ہوئی ہے اس لئے زبان سے رام رام نکل جاتا ہے۔ تو سستیاں اور غفلتیں اگر کسی قوم میں

عادت کے طور پر

داخل ہو جائیں۔ تو اس قوم کو کم از کم یہ چاہیئے کہ اپنی اولادوں کو اس لعنت سے بچائے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ اب تک اپنی اولادوں کو سستی اور غفلت سے بچانے کی طرف جماعت نے کوئی خاص توجہ نہیں کی۔ اس تحریک میں مائیں روک بنی ہیں اس تحریک میں باپ روک بنتے ہیں اس تحریک میں استاد روک بنتے ہیں۔ حالانکہ

اگر ماں باپ اور استاد

بچوں کی نگرانی

کرکے سستی اور غفلت کی عادت اگلی نسل سے دُور کردیں۔ توان کا یہ کام جہادِ اعظم کے برابر حیثیت رکھے گا۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ اب تک یہ کام کرنے والے ہمیں میسّر نہیں آئے۔ حالانکہ ہمیں ایسے ہی کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں کام میں لذت آئے۔ اور جو

والنّازعات غرقًا کا مصداق

ہوں۔ کہ جب کسی کام میں ہاتھ ڈالیں۔ اس میں غرق ہوجائیں۔ اور غرق ہوکر اس میں سے موتی نکال لائیں۔ مجھے تعجب ہؤا۔ کہ کل ہی میں نے ایک کام کے لیے

ایک دفتر کو تاکید

کی۔ اور کہا۔ کہ چونکہ وُہ اس کام میں کئی مہینوں سے سستی کرتے چلے آئے ہیں اس لئے اب وُہ یہ کام ختم کرکے ہی دفتر بند کریں۔ چاہے۔ دو دن انہیں رات دن دفتر کھُلا رکھنا پڑے۔ اس کے جواب میں رات کے تین بجے مجھے

ایک افسر کا رقعہ

ملا جسے پڑھ کر مجھے ہنسی بھی آئی۔ اور رونا بھی ہنسی تو اس لئے۔ کہ اس نے لکھا۔ فلاں شخص بھی میرے ساتھ مل کر کام کررہا ہے اسے تین بجے اُٹھنے کی اجازت دی جائے حالانکہ اسی کی غفلت کے نتیجہ میں کام خراب ہؤا تھا۔ مگر ذکر اس رنگ میں کیا گیا گویا اس کا کام کرنا بہت بڑا احسان ہے اور رونا مجھے اس لئے آیا۔ کہ میں نے کہا تھا۔ چاہے دو دن انہیں دن رات دفتر کھُلا رکھنا پڑے۔ کھُلا رکھیں۔ اور اس کام کو ختم کریں۔ مگر مجھے لکھا گیا۔ اب تو تین بج چکے ہیں۔ اب ہم میں سے بعض کو

جانے کی اجازت

دی جائے۔ وُہ تو نوجوان ہیں۔ اور اس لحاظ سے انہیں کام زیادہ کرنا چاہیئے۔ مگر میری تو عمر ان سے زیادہ ہے صحت بھی کمزور ہے۔ لیکن سال میں بیسیوں دن ایسے آتے ہیں۔ جب رات کے تین تین چار چار بجے تک مجھے کام کرنا پڑتا ہے۔ مگر انہیں یہی بات اچھی معلوم ہُوئی۔ کہ ایک دن انہیں رات کے تین بجے تک کام کرنا پڑا۔ اور اس کے بعد انہیں ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ کام چھوڑنے کی اجازت لیں۔ گویا اُن کے نزدیک تین بجے کے بعد اگر کام کیا جائے۔ تو موت ہی آجاتی ہے حالانکہ

بیسیوں دن

سال میں مجھ پر ایسے آتے ہیں۔ جب مجھے چار چار بجے تک بیٹھ کر کام ختم کرنا پڑتا ہے۔ اور اس میں بعض دفعہ میں اپنی بیویوں کو بھی شامل کرلیتا ہوں۔ ابھی آٹھ دن ہوئے رات کے وقت سخت گرمی تھی۔ اور میں پسینہ میں شرابور تھا۔ میری بیوی بھی بیمار تھیں۔ مگر میں نے انہیں کہا۔ تم ذرا یہ رقعے پڑھ کر مجھے دیتی جاؤ۔ اور بتاتی جاؤ۔ کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ کیونکہ کام بہت سا اکٹھا ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہم دونوں نے بیٹھ کر رات کے تین بجے کام ختم کیا۔ اور سوتے ہُوئے قریبًا چار بج گئے۔ یہ بات بتاتی ہے۔ کہ ہماری جماعت کے نوجوانوں کو ابھی کام کرنے کی عادت نہیں۔ ورنہ اگر کام کرنے کی عادت ہو۔ تو تین بجے تک کام کرنے کو اہمیت دینا تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی شخص

تنکا اٹھا کر ناچتا پھرے

کہ میں نے کتنا بڑا بوجھ اٹھایا ہؤا ہے۔ ایسی کئی راتیں مجھ پر گزری ہیں۔ جن میں مجھے صبح کی نماز تک کام کرنا پڑا ہے۔ کئی کتابیں میں نے ایسی لکھی ہیں۔ جن میں بعض دوسرے دوست بھی میرے شریک تھے۔ اور ہم صبح تک کام کرتے چلے گئے۔ صبح کی نماز پڑھ کر پھر بیٹھ گئے۔ اور رات تک کام کرتے رہے۔ پس کام کرنے سے گھبرانا ایک ایسی بات ہے۔ جو میری

سمجھ سے بالا

ہے۔ حالانکہ میری غرض تحریک جدید اور ان صیغوں کے قائم کرنے سے یہی ہے کہ لوگوں کو کام کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور نئی پود اتنا کام کرنے کی عادی ہو۔ کہ وُہ سمجھے ہی نہ کہ کام ہوتا کیا ہے۔ یہی لعنت تو میں دُور کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب چھ بج چکے۔ اب سات بج چکے۔ اب دس بج چکے۔ اور ہمیں دفتر بند کرکے چلے جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ نہیں دیکھا جائے گا۔ کہ دس بج چکے ہیں۔ یا نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا۔ کہ کام ختم کرلیا گیا ہے۔ یا نہیں۔ یا کام کا ختم ہونا ناممکن تو نہیں ہو گیا۔ میں یہ مانتا ہوں۔ کہ

انسانی طاقت کی حد

ہے۔ مگر جو اس حد سے پہلے ہی رہ جاتے ہیں وُہ کسی تعریف کے مستحق نہیں سمجھے جاسکتے۔ کام کرنے والے لوگ تو جب انہیں کوئی ضروری کام لاحق ہو۔ دو دو راتیں مسلسل جاگنا بھی کوئی بڑی بات نہیں سمجھتے۔ اور درحقیقت کام کرنے والا آدمی اگر کام کرکے تھوڑا سا سو جائے تو پھر دوبارہ اس میں کام کرنے کی ویسی ہی طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔ جیسے پہلے ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں جب کوئی ضروری کام آپڑے۔ ہوسکتا ہے۔ ایک سو جائے۔ اور دوسرا کام کرتا رہے۔ پھر دوسرا سو جائے اور پہلا کام کرنے لگے۔ گویا باری باری وُہ کام کرتے رہیں۔ اس طرح کام بھی ہوجاتا ہے اور تھکان بھی محسُوس نہیں ہوتی۔ مگر جب تک یہ احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ہم نے کام ختم کرنا ہے۔ وقت نہیں دیکھنا۔ اس وقت تک

کاموں میں تعویق

ہوتی چلی جائے گی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو کام چوبیس گھنٹے میں ہوسکتا ہے۔ ہمارے آدمی اس پر ہفتہ ہفتہ لگا دیتے ہیں۔ اور پھر بھی بعض دفعہ احسن صورت میں نہیں ہوتا۔

پس میں اس امر کو اس لئے خطبہ میں بیان کردیتا ہوں۔ کہ ایک طرف جماعت کو میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس معاملہ میں اس کے

تعاون کی ضرورت

ہے۔ جو بچے گھروں پہ رہتے ہیں۔ اُن کے متعلق والدین کا فرض ہے۔ کہ وُہ انہیں کام پر لگائیں۔ اور محنت اور مشقت کی انہیں عادت ڈالیں۔ مثل مشہور ہے خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے اگر نوجوانوں کا ایک حصہ ایسا ہو۔ جو سست کاہل اور غافل ہو۔ تو انہیں دیکھ کر دُوسرے بھی متأثر ہوجاتے ہیں۔ پس انہیں

جفاکش اور محنتی

بناؤ۔ اور اگر بیماریاں ان کی سُستی کا باعث ہیں۔ تو ان کا علاج کرو۔ لیکن اگر بیماری کوئی نہ ہو۔ اور انسان پھر بھی کاہل اور غافل ہو۔ اور کام سے جی چرانے والا ہو تو ایسا انسان اپنے ملک کے لئے عار اور

مذہب کے لئے ننگ کا مُوجب

ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں صدر انجمن کے دُوسرے کارکنوں سے بھی کہتا ہوں۔ کہ وُہ اس معاملہ میں تعہد سے کام لیں۔ اور محنت سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ ممکن ہے میری غلطی ہو۔ لیکن میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ ہم میں سے سب سے زیادہ محنت سے کام کرنے والے لوگ بھی اپنی طاقت سے تیسرا حصہ کام کرتے ہیں۔ اور جب اپنے میں سے سب سے زیادہ محنتی لوگوں کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں۔ تو دوسرے لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ ان کے کام کی ان کی طاقت کے مقابلہ میں کیا نسبت ہوگی۔ بہرحال میرا یہ اندازہ ہے۔ کہ ہم میں سے محنتی شخص بھی اپنی طاقت سے تیسرا حصہ کام کرتا ہے۔ کچھ تو اس طرح کہ وُہ ہوشیاری سے کام نہیں لیتا۔ اور آدھ گھنٹے کا کام گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ میں کرتا ہے۔ اور کچھ اس طرح کہ جتنا وقت کام کے لئے دینا چاہیئے۔ اتنا وقت وُہ نہیں دیتا۔ اور اگر کارکن وقت بھی زیادہ دیا اور چستی سے بھی کام لیں۔ تو میں سمجھتا ہُوں۔ موجودہ نسبت سے وُہ

تین گُنے زیادہ کام

کرسکتے ہیں۔ اب خیال کرو۔ اس وقت جتنے ہمارے سلسلہ کے کارکن ہیں۔ اگر وُہ اس تعداد سے تین گُنے زیادہ ہوجائیں۔ تو کتنا زیادہ کام ہونے لگے۔ لیکن اگر ہمارے موجودہ کارکن ہی اپنے دل میں زیادہ کام کرنے کا

پختہ ارادہ

کرلیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ تو وہی صورت اب بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ اور وہ دنیا کو بہت زیادہ کام دکھا سکتے ہیں۔ کتنی ہی تبلیغ بڑھ سکتی ہے۔ کتنی ہی تصنیف بڑھ سکتی ہے۔ اور کتنی ہی تربیت بڑھ سکتی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ تو کد ح چاہتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ انسان اتنی محنت کرے۔ اتنی محنت کرے۔ کہ اس کے

جسم میں ہزال پیدا ہوجائے

یہ مت خیال کرو۔ کہ جس قوم کے افراد میں ہزال آجائے گا۔ وہ تباہ ہوجائے گی۔ یہ یورپین لوگوں کا خیال ہے۔ جس کی اسلام تائید نہیں کرتا۔ اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ جس ہزال کے ساتھ اخلاص ہو۔ وہ ہزال انسانی حوصلہ کو بڑھا دیتا ہے۔ اسے کمزور نہیں رہنے دیتا۔ جب خلافت کا جھگڑا ہوا۔ اس وقت ہمارے ایک دوست جو ایم۔ اے ہیں۔ اور بنگال کے رہنے والے ہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے بہت مداح تھے۔ وہ خلافت کے منکر نہیں تھے۔ مگر کہتے تھے کہ خلافت کے اہل خواجہ صاحب ہیں۔ میں نہیں مجھ سے چونکہ وہ ذاتی طور پر واقف تھے۔ اور جانتے تھے۔ کہ میری صحت ہمیشہ کمزور رہتی ہے۔ اس لئے ان کا یہ خیال تھا۔ لیکن ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف انہوں نے توجہ کی۔ تو الہام ہوا۔ کہ

بادشاہی را نشاید پیلتن

کہ بادشاہی کے لئے ہاتھی جیسا جسم نہیں چاہیئے۔ چنانچہ اس کے بعد انہوں نے میری بیعت کرلی۔ اور بھی الہام انہیں ہوتے تھے۔ مگر ایک الہام یہ تھا۔ تو ہزال جس کے ساتھ ایمان ہو۔ وہ انسان کو خراب نہیں کرتا۔ ایسا انسان کشتی میں بے شک ہار سکتا ہے۔ مگر اپنے فن میں نہیں ہارتا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر

جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے تھے۔ اور اپنے تقوےٰ و طہارت اور خدمت دین کی وجہ سے بہت مشہور ہیں دبلے پتلے تھے۔ مگر لڑائی کے کامیاب جرنیلوں میں سے ایک جرنیل سمجھے جاتے تھے۔ ایک دفعہ کفار کے ایک مشہور جرنیل سے ان کا مقابلہ ہوگیا۔ وہ آدمی تھا دیو۔ اس نے سوچا میں تلوار میں ان کا مقابلہ نہیں کرسکونگا یہ دبلا پتلا اور پھرتیلے جسم کا آدمی ہے۔

تلوار کے وار میں کامیاب

ہوجائیگا اسلئے اس نے داؤ کھیل کر ان کی کمر پہ ہاتھ ڈال دیا۔ اور جس طرح تنکا اٹھایا جاتا ہے۔ اسی طرح اس نے انہیں اٹھا کر زمین پر پھینکا۔ اور ان کے سینہ پر بیٹھ کر تلوار اٹھائی۔ کہ ان کی گردن کاٹ دے۔ اتنے میں پیچھے سے ایک شخص نے جو

اسلام سے مرتد

ہوکر عیسائیوں میں شامل ہوچکا تھا۔ تلوار سے اس کافر کی گردن اڑا دی۔ اور اس کا سر کاٹ کر مسلمانوں کے لشکر میں لے آیا۔ اسلامی لشکر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور لوگوں نے کہا تو تو مرتد تھا۔ تو نے اپنے جرنیل کو کس طرح مار دیا۔ وہ کہنے لگا ارتداد کے بعد ہمیشہ میرے

دل میں ندامت

پیدا ہوئی۔ اور میں اپنی حالت پر افسوس کرتا لیکن ساتھ ہی میں کہتا مجھ سے اتنا بڑا قصور ہوا ہے۔ اب میری توبہ کہاں قبول ہوسکتی ہے۔ یہاں تک کہ یہ دن آیا۔ اور آج جب عبدالرحمن بن ابی بکر کو اس نے گرایا۔ اور تلوار سے گردن کاٹنے لگا۔ تو مجھے چونکہ ان کی نیکی اور

تقوےٰ کا حال

معلوم تھا۔ میرے دل میں یکدم جوش آیا کہ کمبخت آج اگر تو نے دین کی خدمت نہ کی تو اور کونسا دن ہوگا۔ جب تو دین کی خدمت کرے گا۔ دیکھ

اسلام کا ایک درخشندہ ستارہ غائب ہونے لگا ہے

تو کیوں آگے نہیں بڑھتا۔ یہ خیال جونہی میرے دل میں آیا۔ میں نے جھٹ تلوار نکال کر اس کافر کی گردن اڑا دی۔ اور ساتھ ہی خیال آیا۔ کہ اب میری توبہ بھی قبول ہوجائے گی۔ تو حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر گو جسمانی طور پر ہزال رکھتے تھے۔ مگر اپنے ایمان اور اخلاص کی وجہ سے ایک

کامیاب جرنیل

سمجھے جاتے تھے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور جرنیل تھے۔ مگر دبلے پتلے اور چھوٹے قد کے آدمی تھے۔ چنانچہ ایک ضرب المثل ہے۔ کہ کل قصیر فتنة الا علی رضؓ۔ ہر چھوٹا قد رکھنے والا انسان فتنہ ہوتا ہے۔ یعنی بڑا منفی ہوتا ہے۔ مگر حضرت علیؓ باوجود چھوٹا قد رکھنے کے ایسے نہیں تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہتے ہیں۔ کل طویل احمق الا عمرؓ۔ ہر لمبا انسان احمق ہوتا ہے۔ مگر حضرت عمرؓ باوجود لمبا ہونے کے ایسے نہ تھے۔ یہ تو ایک مثال ہے۔ اور عام طور پر ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ کیونکہ

بعض قدوں کے ساتھ بعض باتیں وابستہ ہوتی ہیں

لیکن اس سے یہ ضرور معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ جو ایک مشہور جرنیل تھے۔ دبلے پتلے اور چھوٹے قد کے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انک کادح الی ربک کدحا فملاقیه۔ تم اپنے جسموں کی حفاظت کرکے اور

بناؤ سنگھار کرکے خدا تعالیٰ کو حاصل نہیں کرسکتے

بلکہ جب محنتیں اور مشقتیں تمہارے جسم کے اندر داخل ہوکر تمہیں گھائل کردیں۔ اور تم میں ہزال نظر آنے لگے۔ اس وقت تم خدا تعالیٰ کے حضور پہنچو گے۔ اور تمہارے دائیں ہاتھ میں تمہارے اعمال کا کاغذ دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا۔ اب تمہیں

محنتوں کا ثمرہ

ملنے والا ہے۔ جاؤ بہشت میں داخل ہوجاؤ مگر یہ نہیں کہ بہشت میں آرام مل جائیگا۔ بلکہ بہشت میں بھی کام کرنا پڑے گا۔ آرام کا لفظ اس جگہ ان معنوں کے لحاظ سے میں نے استعمال کیا ہے۔ جو عام طور پر اس کے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ کام کوئی نہ ہو۔ اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر انسان بیٹھا رہے۔ اس قسم کا آرام بہشت میں بھی نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم سے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ

بہشت کام کی جگہ ہے

اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بہشت میں نکما بیٹھا رہنا ہوگا۔ وہ غلط سمجھتے ہیں۔ غرض انسان کے لئے آرام اور

حقیقی راحت

کام میں ہی ہوتی ہے۔ نکمے پن میں نہیں ہوتی۔ اور میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو محنت اور شفقت سے کام کرنے کی عادت ڈالے۔ صدر انجمن کے صیغہ جات کے کارکنان کو بھی چاہیئے کہ وہ محنت کی عادت ڈالیں۔ ورنہ میرے ساتھ ان کا گزارہ نہیں ہوسکتا۔ میں نے ایک عرصہ تک

سلسلہ کے دفاتر کے کاموں میں دخل

نہیں دیا۔ اور جب میرے پاس لوگ شکایات لاتے۔ تو میں انہیں کہتا کہ متعلقہ دفاتر میں جاؤ۔ اس سے میری غرض یہ تھی۔ کہ جماعت کو سلسلہ کے نظام کی پابندی کی عادت ڈالی جائے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ نہائت نیک نیتی سے میں نے ایسا کیا۔ اور اب بھی سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے جو کچھ کیا وہی صحیح طریق عمل تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ میں کارکنوں کی سستی اور غفلت دور کرنے کے لئے ان کے کاموں میں دخل دوں۔ اور جو محنت سے کام کرنے کے لئے تیار نہ ہوں انہیں الگ کردوں۔ خصوصاً

تحریک جدید کے کارکنوں کو

یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ میں ان کے متعلق ہرگز کسی قسم کا لحاظ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میرے لئے یہ بہتر ہے کہ ایک کو جواب دیدوں

بجائے اس کے کہ اس کی سستی اور غفلت کا سَو یا دو سو لوگوں پر اثر پڑے۔ اسی طرح اگر ایک مبلغ محنت سے کام نہیں لیتا تو وہ

ہزاروں جانوں کو ہلاک کرنے کا موجب

بنتا ہے۔ پس بہتر ہے کہ اس کو الگ کر دیا جائے بجائے اس کے کہ ہزاروں جانوں کی ہلاکت برداشت کی جائے۔ اسی طرح اگر ایک مدرس طالب علموں کا فکر نہیں کرتا۔ ایک افسر اپنے ماتحتوں کی نگرانی نہیں کرتا۔ تو یہ زیادہ بہتر ہے کہ اس کو الگ کر دیا جائے۔ اور وہ ہزاروں جانیں جو اس کی وجہ سے نقصان اٹھا رہی ہیں انہیں بچا لیا جائے۔ لیکن اگر میری یہ کوشش محدود ہو۔ تحریک جدید کے کارکنوں تک۔ یا محدود ہو۔ سلسلہ کے افسروں اور کارکنوں تک۔ یا قادیان کے لوگوں تک تو بھی اس کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ وہ

آٹے میں نمک کے برابر

بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ پس زیادہ تر میرے مخاطب جماعت کے وہ لوگ ہیں جو باہر رہتے ہیں۔ اور جو اپنے گھروں پر اپنے بچوں کو رکھتے ہیں۔ ایسے بچے بہت بڑی تعداد میں ہیں اور میں اپنی جماعت سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو محنت سے کام کرنے کی عادت ڈالیں گی یہاں تک کہ

ان کا کوئی منٹ ایسا نہ ہو جو فارغ ہو

اور جسے وہ فضول ضائع کر سکیں۔ یاد رکھو جس قوم کی ذلت اور رسوائی پہنچ رہی ہو۔ اس قوم کے موٹے جسم اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جس جسم پر جوتے پڑ رہے ہوں اس جسم کی موٹائی اسے کیا فائدہ دے سکتی ہے پس ایک ذلیل اور رسوا شدہ قوم کے گوشت کوئی قابل قدر گوشت نہیں ہوتے۔ کتے کی بوٹیاں بھی کوئی بوٹیاں ہوتی ہیں۔ ہاں

دبلے پتلے دنبے کا گوشت

موٹے کتے کے گوشت سے زیادہ قیمت رکھتا ہے۔ پس تم اپنی اولادوں کو اگر کتوں جیسا بناؤ گے۔ تو ان کی بوٹیاں سوائے اس کے کسی کام نہیں آئیں گی کہ چیلیں اور کوّے انہیں کھا جائیں۔ لیکن اگر اخلاق سکھا کر تم انہیں دنبے جیسا قیمتی وجود بناؤ گے۔ تو وہ دبلے پتلے ہونے کے باوجود بھی

روحانی اور اخلاقی دنیا میں زیادہ قیمت

پائیں گے۔ مجھے افسوس ہے۔ ایک عرصہ سے عورتوں کا جمعہ کے لئے آنا رک چکا ہے۔ جس وقت انہیں روکا گیا اس وقت تو مصلحت تھی مگر

اب وہ مصلحت ختم ہو چکی ہے

میرے کئی خطبات ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں اگر عورتیں بھی سنیں۔ تو ان کا زیادہ شاندار نتیجہ نکل سکتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ آئندہ عورتوں کے لئے بھی خطبہ سننے کا انتظام کر دیا جائیگا۔ دراصل بچوں کو سست بنانے میں عورتوں کا بہت حد تک دخل ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کے خطبات وہ سنیں۔ تو گو عورتیں تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ مگر اخلاص سے کام لے کر وہ بہت سے نقائص کا ازالہ کر سکتی ہیں۔ قادیان کی ایک عورت تھوڑے ہی دن ہوئے میرے پاس آئی۔ اور کہنے لگی۔ میں کہتی ہوں میں اپنے بچہ کو مبلغ بناؤں گی۔ اور میرا خاوند کہتا ہے کہ اسے دنیا کا کوئی پیشہ سکھانا ہے۔ آپ اس کا فیصلہ کریں۔ میں نے کہا۔ یہ تمہارا

خانگی جھگڑا

ہے۔ اس میں میں دخل نہیں دے سکتا۔ لیکن ایک بات میں تمہیں بتا دیتا ہوں اور وہ یہ کہ تمہارا اثر تمہارے بچے پر زیادہ ہے۔ تم اپنی باتیں اس کے کانوں میں ڈالتی رہو اور ہمت نہ ہارو۔ تم دیکھو گی کہ اس کے نتیجہ میں ایک دن تمہارے خاوند کی باتیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ اور تمہارا بچہ مبلغ بن جائے گا۔ کیونکہ بچے پر ماں کا اثر باپ سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور تمہارا ارادہ نیک ہے اس کا اثر کیوں نہ ہوگا۔ تو اگر

عورتوں کیلئے خطبہ سننے کا انتظام کر دیا جائے

تو اس کا بھی بہت کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن بہرحال جب تک عورتیں خطبہ نہیں سنتیں۔ مردوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور نہ صرف اپنی اولادوں کو بلکہ اپنے بھائیوں کی اولادوں۔ اور اپنے ہمسائیوں کے بچوں کو بھی محنتی اور جفاکش بنانے کی کوشش کریں۔ اور یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا وصال کدح کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب انسان کدح کرتا ہے۔ تو نفس دبلا ہوتا اور روح موٹی ہونی شروع ہو جاتی ہے لیکن کدح کے بغیر نفس موٹا ہو جاتا اور روح دبلی ہو جاتی ہے میں

اللہ تعالیٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور ہر قسم کی سستیاں۔ عجز اور کسل اس سے دور فرمائے۔ اور اپنے فضل سے اسے محنت و مشقت اور جفاکشی سے کام کرنے کی عادت ڈالے اور اس کدح کی توفیق عطا فرمائے۔ جس سے ہمارا رب ہمیں مل سکتا ہے

قبول احمدیت کی ایک دلچسپ مثال

ایک نوجوان نے اپنے احمدی ہونے کی جو دلچسپ اطلاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھی ہے۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ کہ

بخدمت اقدس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی۔

السلام علیکم۔ مؤدبانہ گزارش ہے۔ کہ اس عاجز نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے میرے بڑے بھائی نے مجھے اپنے پاس سکھر بلوایا تھا۔ اور بندہ جوش کے ساتھ گوجرانوالہ سے آیا تھا۔ کہ اپنے بھائی سے بحث مباحثہ کر کے اسے احمدیت سے پھیروں مگر بجائے اس کے کہ بندہ اپنے بھائی کو احمدیت سے محروم کرتا۔ خود احمدیت سے متاثر ہو گیا۔ تقریباً دس پندرہ دن مجھے جماعت احمدیہ سکھر نے تبلیغ کی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے ہدایت دی۔ اور مجھ پر حقیقت کھل گئی۔ آج فارم بیعت پر دستخط کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ میری بیعت قبول فرمائیں۔ خدا تعالیٰ مجھے استقامت بخشے۔

پروفیسر الیاس صاحب برنی اور آپکی کتاب "قادیانی مذہب"

حیدر آباد دکن کے پروفیسر الیاس صاحب برنی نے "قادیانی مذہب" کے نام سے احمدیت کے خلاف جو کتاب شائع کی ہے۔ اس پر نہ صرف انہیں خود بہت کچھ ناز ہے۔ بلکہ وہ لوگ جو بوجہ جماعت احمدیہ سے بغض و عناد کے انصاف کا مادہ کھو چکے ہیں۔ اپنے لئے بہت بڑا سہارا سمجھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ تار عنکبوت سے بھی کمزور تاروں کا جال ہے جو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اس بری طرح ٹوٹتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس کتاب میں شروع سے لے کر آخر تک پروفیسر صاحب نے جوڑ توڑ سے ہی کام لیا ہے اس کا جوڑنا ان کے بس کی بات نہیں رہتی۔ شمس آباد ضلع فرخ آباد کے ایک صاحب محمد امین خاں نے پروفیسر موصوف سے ان کی کتاب "قادیانی مذہب" کی نسبت چند سوال حل کرنے چاہے۔ مگر انہوں نے نہایت روکھے پن سے یہ دو لفظی جواب بھیج دیا۔ کہ "جس قسم کی خط و کتابت آپ چاہتے ہیں۔ اپنا معمول نہیں ہے۔ تاہم خط کی رسید لکھدی۔ کہ آپ کو انتظار نہ رہے۔" حالانکہ جب پروفیسر صاحب نے کتاب اسلئے لکھی تھی۔ کہ لوگ اسے سمجھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ تو پھر ان کا فرض تھا۔ کہ اس کتاب کی وجہ سے کسی کے دل میں جو الجھن پیدا ہو۔ اسے حتی الامکان دور کرنے کی کوشش کریں۔ مگر چونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ اپنے چاک گریباں کو جتنا رفو کریں گے۔ وہ اتنا ہی دریدہ ہوتا جائیگا۔ اس لئے انہوں نے سرے سے جواب دینے سے ہی انکار کر دیا۔ اس پر ازالہ شکوک چاہنے والے صاحب لکھتے ہیں۔

"میں نے پروفیسر الیاس برنی مصنف "قادیانی مذہب" کی خدمت میں چند سوالات بھیجے تھے۔ مگر انہوں نے جواب نہ دیا۔ اور رسید میں ایک کارڈ لکھدیا۔ جو ملفوف ہے۔ راقم الحروف قادیانی نہیں ہے۔ مگر "علمائے اسلام" کی اس روش کو اچھا نہیں سمجھتا۔ کہ عوام کا ازالہ شکوک نہ کیا جائے۔ اسلئے وہ کارڈ آپکی خدمت میں "الفضل" کی اشاعت کیلئے بھیجا جاتا ہے۔ الفضل کے جس پرچہ میں وہ شائع ہو اسکی ایک کاپی مجھے ضرور بھیجی جائے۔"

حقیقت یہ ہے۔ کہ "علماء اسلام" جب خود اسلام کے متعلق بیسیوں شکوک و شبہات میں مبتلا ہیں تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ عوام کا ازالہ شکوک کر سکیں۔ انکی یہی حالت تو اس بات کا تقاضا کر رہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے مصلح مبعوث کرے۔

الفضل کی ترقی اشاعت کیلئے جدوجہد کا آغاز

دفتر الفضل نے مکرمی مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل کی خدمات اس غرض کے لئے حاصل کی ہیں۔ کہ وہ بطور رہنما شدہ تمام جماعتوں میں خود جا کر احباب کو الفضل کی خریداری کے لئے تحریک کریں۔ مولوی صاحب موصوف قادیان سے روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ پہلے صوبہ سرحد میں جائینگے جماعت کے تمام احباب سے بالعموم اور عہدیداروں سے بالخصوص درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب جہاں پہنچیں ان کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ اور الفضل کی ترقی اشاعت میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اپنے اپنے ہاں کے ایسے رؤساء اور غیر احمدی احباب کا پتہ بھی ان کو دیں۔ جو الفضل خرید نا گوارا کر سکتے ہوں۔ اور اس امر کا تو خاص خیال رکھیں۔ کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہ جائے۔ جو استطاعت رکھنے کے باوجود خریدار نہ ہو۔

(مینجر)

ضمیمہ درس القرآن کے متعلق ضروری اعلان

آئندہ ضمیمہ صرف خریداروں کو بھیجا جائے گا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ معارف و حقائق قرآنیہ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ وہ اب تک ہر خریدار کو قطع نظر اس سے کہ اس نے خریداری منظور کی یا نہیں بھیجا جاتا رہا ہے۔ لیکن اگلا ضمیمہ صرف انہی دوستوں کو بھیجا جائیگا۔ جن کی طرف سے باقاعدہ خریداری کی اطلاع آچکی ہے۔ جو دوست یہ گراں بہا اور بیش قیمت تحفہ لینا چاہیں۔ وہ جلد از جلد اطلاع دیں۔ اور قیمت موازی تیرہ آنہ صرف چھ ماہ کے لئے بھجوا دیں۔ اس امر کو اچھی طرح نوٹ کر لیا جائے۔ کہ بعد میں خریدار بننے والوں کو شروع سے درس کا مکمل فائیل مہیا کرنیکی کوئی ذمہ واری نہیں لی جائیگی۔ اور یہ کہ ضمیمہ صرف ان اصحاب کو بھیجا جا سکتا ہے۔ جو روزانہ اخبار الفضل

چودھری حسین علی سابق علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ
اور
شیخ صالح محمد سابق سب انسپکٹر بٹالہ کے خلاف گیارہ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعوےٰ

لاہور ۲۵ اپریل۔ لالہ ملک راج بھاٹیہ سب جج درجہ اول نے خانصاحب چودھری حسین علی مجسٹریٹ درجہ اول و شیخ صالح محمد سب انسپکٹر تھانہ نئی انارکلی کے خلاف گیارہ ہزار روپیہ ہرجانہ کے دیوانی دعوے کی سماعت کی۔ جو آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرنداس ممبر کونسل آف سٹیٹ نے انکے خلاف دائر کر رکھا ہے۔

مدعی کی طرف سے لالہ شام لال ایڈووکیٹ و ننک رام لال آنند ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ مدعا علیہم کی طرف سے رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد پبلک پراسیکیوٹر پیروکار تھے۔ کمرہ عدالت وکلاء اور معززین لاہور سے جو مقدمہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ بھرا ہوا تھا۔

واقعات مقدمہ یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ مئی ۱۹۳۴ء میں دھرمسالہ سے رائے صاحب لالہ گوپال داس ممبر کونسل خلف الرشید رائے بہادر لالہ رام سرنداس لاہور موٹر میں واپس آرہے تھے۔ جبکہ ان کو بٹالہ کے قریب ٹریفک کانسٹیبل نے روکا۔ لیکن انہوں نے موٹر کو نہ روکا اس لئے پولیس سب انسپکٹر شیخ صالح محمد نے رائے بہادر لالہ رام سرنداس کا موٹر ایجکٹ کے ماتحت چالان کر دیا۔ اور مجسٹریٹ نے ان کے نام ضمانتی وارنٹ جاری کر دیئے۔

رائے بہادر لالہ رام سرنداس کو ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے بعد میں بری کر دیا تھا۔ اور اب رائے بہادر لالہ رام سرنداس نے چودہری حسین علی مجسٹریٹ اور سب انسپکٹر کے خلاف گیارہ ہزار روپیہ کے ہرجانہ کا دعوے دائر کر دیا ہے۔ ہر دو مدعا علیہم پہلے بٹالہ میں تعینات تھے۔ لیکن اب لاہور میں تعینات ہیں۔

گواہوں کی شہادتیں

مسٹر امیر سنگھ محافظ دفتر ضلع گورداسپور نے بیان کیا۔ کہ میں رائے بہادر رام سرنداس کے موٹر کے مقدمہ کی فائل اپنے ہمراہ لایا ہوں۔ اس کے بارہ صفحات ہیں۔ میں رائے بہادر کے مقدمہ کی کریمنل ریوژن فائل بھی لایا ہوں۔ اور اسے پیش کرتا ہوں۔ اس مقدمہ کے فیصلہ کے ایک سال بعد مقدمہ کی فائل (بی) تلف کر دی گئی تھی۔ میں اپنے ہمراہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت کا سمری ٹرائل مقدمات کا رجسٹر بھی لایا ہوں۔ ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء کو رائے بہادر رام سرنداس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بری کر دیا تھا۔

مسٹر محمد عبداللہ سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے بیان کیا۔ کہ میں ڈپٹی کمشنر کی خط و کتابت کی جو رائے بہادر رام سرنداس کے مقدمہ کے سلسلہ میں ہوئی تھی۔ فائل لایا ہوں۔ لیکن میں پیش نہیں کرنا چاہتا۔ ڈپٹی کمشنر خود اس خط و کتابت کو پیش کریں گے۔

لالہ نتھو رام ہیڈ ورنیکلر کلرک نے بیان کیا۔ کہ ضلع غیر کے سمنوں کا رجسٹر ہوتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا بٹالہ سے رائے بہادر لالہ رام سرنداس کے نام چودہری حسین علی مجسٹریٹ کی عدالت سے ۱۷ مئی سے ۸ جون ۱۹۳۴ء کے درمیانی عرصہ میں کوئی سمن جاری ہوئے تھے یا نہیں۔ کیونکہ میں وہ رجسٹر نہیں لایا ہوں۔ میں وہ رجسٹر لایا ہوں۔ جس میں سمنوں کا اندراج ہوتا ہے۔ جو تعمیل کے بعد غیر ضلع سے پہونچتے ہیں۔ میں رجسٹر کو دیکھکر کہہ سکتا ہوں۔ کہ رائے بہادر رام سرنداس پر سمنوں کی تعمیل ہو کر کوئی سمن واپس نہیں پہونچے تھے۔

سابق ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی گواہی

مسٹر شری نگیش چیف ایجوکیشن آفیسر گورو کشیتر سابق ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے بیان کیا۔ کہ میں فروری ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۶ء کے آغاز تک ڈپٹی کمشنر گورداسپور رہا ہوں۔ مجھے پتہ نہیں۔ کہ رائے بہادر رام سرنداس نے لوکل گورنمنٹ سے چودھری حسین علی مجسٹریٹ پر مقدمہ چلانے کے لئے اجازت مانگی تھی یا نہیں۔

سوال:۔ کیا آپ کو حکومت پنجاب سے کوئی چٹھی رائے بہادر رام سرنداس کی طرف سے چودہری حسین علی مجسٹریٹ پر مقدمہ چلانے کے لئے اجازت مانگنے کے متعلق موصول ہوئی تھی۔

جواب:۔ چند چٹھیاں حکومت پنجاب کی طرف سے ملی تھیں۔ لیکن میں رعایت چاہتا ہوں۔ اور یہ بتلانا نہیں چاہتا۔ کہ ان چٹھیوں کا مضمون کیا تھا۔ چودہری حسین علی مجسٹریٹ نے میرے پاس نہیں کہا۔ کہ اس سے وارنٹ جاری کرنے میں غلطی ہوگئی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ میں نے چودہری حسین علی سے کہا تھا۔ کہ یہ اچھا ہے۔ کہ وہ رائے بہادر رام سرنداس کے سامنے اظہار افسوس کر دیں۔ چودہری حسین علی مجسٹریٹ نے جہاں تک مجھے یاد ہے۔ کہا تھا۔ کہ وہ غلطی پر نہیں ہیں۔ لیکن معاملہ کو رفع دفع کرنے کے لئے مدعی رائے بہادر لالہ رام سرنداس کے سامنے اظہار افسوس کرنے کے لئے تیار ہے۔ رائے بہادر رام سرنداس نے مقدمہ میں درخواست نگرانی دی تھی۔ اور مقدمہ میں نے اپنی عدالت میں منتقل کر لیا تھا۔ اور سرسری سماعت کے بعد انہیں بری کر دیا تھا۔

جرح

بجواب جرح رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد گواہ نے کہا۔ کہ جب یہ درخواست نگرانی میرے روبرو پیش ہوئی۔ اور میں نے مدعی کے وکیل سے دریافت کیا تھا۔ کہ وہ کس دفعہ کے ماتحت درخواست دے رہے ہیں۔ تو انہوں نے کوئی دفعہ نہ بتلائی تھی۔ صرف یہی کہا تھا۔ کہ مدعی رائے بہادر رام سرنداس کو اس مقدمہ کی وجہ سے بہت بے چینی رہی ہے۔ رائے بہادر رام سرنداس کو میں نے مقدمہ کی سرسری سماعت کے بعد بری

پنجابی گریجوایٹوں کو مربعے

پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بہتر زراعت۔ بہتر مکانات اور بہتر حفظان صحت میں مزید ترقی کے حصول کے لئے ساہو تعلیم یافتہ اشخاص کو دو مستطیل دیا مربعے) فی کس کے حساب سے ۴۰ مستطیل دیا مربعے) عطا کئے جائیں۔ یہ ۴۰ مستطیل چک نمبر ۲۰۱۱ ای بی۔ نو آبادی نیلی بار تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری میں عطا کئے جائیں گے۔ ان ۲۰ عطیات میں سے ۱۸ کے لئے تعلیمی معیار پنجاب یونیورسٹی کی بی۔ اے۔ یا بی ایس سی کی ڈگری ہوگی اور باقی ماندہ ۲ ان اشخاص کے لئے مختص کئے جائیں گے۔ جو پنجاب یونیورسٹی کی بی۔ ایس۔ سی (زراعت) کی ڈگری حاصل کر چکے ہوں۔ ۸۰ مستطیل یا مربعے ان مختلف مواضع میں عطا کئے جائیں گے۔ جو مندرجہ ذیل نو آبادیوں میں پہلے سے قائم ہیں۔

توسیعات لوئر چناب کینال ضلع لائل پور

نو آبادیات نیلی بار اضلاع منٹگمری۔ ملتان

نو آبادیات لوئر چناب لوئر جہلم کینال ضلع جھنگ

نو آبادی نہر لوئر باری دو آب ضلع منٹگمری

نو آبادی نہر لوئر باری دو آب " ملتان

ہر ایک نو آبادی میں ۸ اور ہر گاؤں میں کم از کم ۲ عطیے ہونگے۔ جملہ ۸۰ عطیے ان اشخاص کو تفویض کئے ہونگے۔ جن کے پاس پنجاب یونیورسٹی کی بی۔ ایس۔ سی (زراعت) کی ڈگری ہوگی لیکن اگر اس طرح تعداد پوری نہ ہوسکی۔ تو ان اشخاص کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا۔ جن کے پاس فن زراعت کا لیونگ سرٹیفکیٹ ہو۔

عطیات کے لئے امیدواروں کو درخواستیں اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے پاس کم از کم ۱۴ مئی ۱۹۳۶ء تک بھیج دینی چاہئیں۔ جو درخواستیں اس تاریخ کے بعد موصول ہوں گی۔ ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ آخری انتخاب گورنمنٹ کا مقرر کردہ سیلکشن بورڈ عمل میں لائے گا۔ اور جن امیدواروں کی سفارش کمشنر صاحبان کریں گے۔ بورڈ ان سے ملاقات اگست کے تیسرے یا چوتھے ہفتہ میں بمقام لاہور کرے گا۔ عطا کردہ اراضی کا قبضہ آئندہ فصل ربیع کی تخم ریزی کو پیش نظر رکھ کر بروقت دیا جائے گا۔

یہ عطیے مشتہرہ زراعتی جماعتوں تک محدود نہیں ہونگے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ امیدوار زراعت کی طرف قطعی رجحان رکھتے ہوں۔ ہر امیدوار کو اپنی درخواست میں درج کرنا چاہیئے۔ کہ وہ یا اس کا باپ (اگر وہ زندہ ہے۔) زمین کا مالک ہے اور اگر ہے تو کتنی زمین کا۔

عطیہ کی ایک نہایت اہم شرط یہ ہے۔ کہ عطیہ دار بذات خود اراضی میں سکونت اختیار کرے اور اپنے ہاتھوں سے کاشت کرے۔ لیکن وہ اپنے کام میں امداد کے لئے اجرت پر مزدور رکھ سکتا ہے۔ شرائط میں یہ بھی ہے۔ کہ عطیہ دار زراعت کے جدید ترین طریقے اور ترقی یافتہ بیج استعمال کریں۔ حقوق ملکیت کے حصول کی کوئی شرط نہیں اور عطیہ داروں کی حیثیت مزارعان موروثی کی رہے گی۔ اور وراثت کے متعلق زمین عطیہ دار کے بڑے لڑکے کے نام منتقل کی جائیگی اراضی تابع ادائیگی۔ مالیہ زمین۔ آبیانہ حبوب دار کا نہ عطا کی جائیگی۔ شرح وہی ہوگی۔ جو اس نو آبادی میں نافذ العمل ہے جس میں کہ اراضی واقع ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

جملہ سکرٹریان امور عامہ سے گذارش

صدر انجمن احمدیہ کا سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ختم ہو جائے گا۔ چونکہ سالانہ رپورٹ کا جلد ترشائع ہونا ضروری ہے۔ لہذا جملہ سکرٹری صاحبان امور عامہ جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی کی اس سال کی رپورٹ زیادہ سے ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء تک مرتب کر کے نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔ تاکہ نظارت ہذا اپنی رپورٹ مرتب کرتے وقت ان کو مدنظر رکھ سکے۔ پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ماتحت سیکرٹری صاحبان امور عامہ کو اس طرف خاص توجہ دلائیں گے۔ تا ان کی جماعت کی اس شعبہ کی رپورٹ وقت پر پہنچ سکے۔ ناظر امور عامہ

ایک تعلیمیافتہ خاتون کی ضرورت

علاقہ جموں میں ایک تعلیم یافتہ عورت کی ضرورت ہے۔ جو تبلیغ کا کام کر سکے۔ اور عورتوں کو تعلیم بھی دے سکے۔ تنخواہ ماہوار عہ ہوگی۔ مکان رہائش کے لئے دیا جائے گا۔ خوراک کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔ درخواستیں تعلیم و تربیت میں بھجوائی جائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

بلاشبہ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زورآور۔ زورآور کو شاہ زور۔ نامرد کو مرد۔ اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ نیز یہ اکسیر لیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دُور کرنے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

جناب ملک غنیمت محمد خاں صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن

ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جس قدر خطرناک عوارض تھے۔ مثلاً فالج۔ پسلی کا درد۔ پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام ہو گیا۔ آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں"

موتی سُرمہ کی دُھوم

[اکسیر البدن اور موتی سرمہ اکٹھا منگوانے میں] [محصول ڈاک کم خرچ آئے گا۔]

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا وغیرہ وغیرہ کو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود و حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری۔ غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے۔ کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا۔ اتر گئی ہیں۔ جو بغیر عینک استعمال کرنے کے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج ذیل ہیں۔ ایسی کثرت سے شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔

(۱) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ (۲) جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔ اور مقوی بصر ہے میں نے آزمایا ہے۔ (۳) جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان۔ اس سرمہ سے نظر تیز ہوئی ہے پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔ (۴) جناب پیر محمد اسحٰق صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں۔ (۵) جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک کے پڑھ سکتا ہوں۔ (۶) جناب ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی قادیان آپ کے سرمہ ممیرا سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ میں عینک استعمال کرتا تھا۔ اب اتار کر رکھی ہے۔ (۷) جناب پیر افتخار احمد صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی تعریف ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے آ کے کی ہے۔ اس لئے میں خرید اکرتا ہوں۔ ترکیب استعمال:۔ صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔ قیمت سرمہ قسم خاص پانچ روپے فی تولہ قسم اول عـہ فی تولہ۔ قیمت سرمہ درجہ اول سیاہ عہ فی تولہ۔ قیمت ممیرا خالص عـہ فی تولہ۔

المعلن:۔ **احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان۔ پنجاب**

مژدہ جانفزا

ہم نے ہندوستان کے تجارتی اور اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانہ پر ہر قسم کے خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصلی تیل "جان جہاں ہیر آئل رجسٹرڈ" استعمال کرے۔ قیمت فی شیشی ۱۰/ ملنے کا پتہ:۔

ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور

تپ دق

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی ابتدائی درجہ میں ہو یا آخری سٹیج میں کسی حال میں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

کندن کے طریقہ علاج سے صحت اور نئی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ سے اس کا لٹریچر مفت منگوا کر مطالعہ کریں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

دوستوں کو نیک مشورہ

مفرح مروارید ی

اس دوائی کے استعمال سے دل و دماغ کی طاقتیں پہلے کی نسبت کئی گنا زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ حافظہ اس قدر قوی ہو جاتا ہے۔ کہ سالہا سال کی یادداشتیں جو ذہن سے اتر چکی ہوتی ہیں۔ پھر یاد آنے لگتی ہیں۔ مختلف امراض کے شکار ہو کر جو اصحاب اپنے ذہنی و دماغی تفکرات کھو چکے ہیں۔ ان کے لئے یہ چیز اکسیر سے بڑھ کر ہے۔ تمام دماغی کام کرنے والے دوستوں کے لئے ہمارا یہ از راہ ہمدردی نیک مشورہ ہے۔ کہ وہ ضرور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نہایت قیمتی اجزاء کا مرکب ہے۔

اسی طرح اعضاء منویہ میں طاقت آنے سے وہ مفید جوہر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو بقائے نسل کے لئے نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس کے استعمال سے کئی گھر اولاد جیسی نعمت سے مالا مال ہو گئے ہیں۔ اس دوائی سے امراض رحم کا اچھی طرح سے علاج ہو سکتا ہے۔ جو بذریعہ ترکیب میں درج ہے۔ یہ دوائی مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے ہی طبیعت میں سکون اور راحت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک صرف عـہ جو صرف لاگت کے قریب قریب ہے۔

مینجر ایگزیکٹو کیمیکل کو معرفت سکرٹری مال شاہدرہ لاہور

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی۔ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ **سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ** ہے جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعایت کی ہے جو ہو ا لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت

مینجر

ایک روپیہ میں ایک ہزار اشتہار چھپواؤ

پنجاب بھر میں سستی اور اعلےٰ چھپوائی کا کام کرنے والی واحد فرم نرخ چھپوائی اردو اشتہارات مع قیمت عمدہ رنگین کاغذ

سائز اشتہار	۱۰۰۰	دوہزار	چارہزار
۵½ × ۸½	۱—۱۰	۲—۱	۳—۸
۵½ × ۹	۲—۰	۳—۸	۵—۰
۹ × ۱۱	۳—۸	۵—۰	۷—۸
۱۱ × ۱۸	۵—۰	۷—۴	

زیادہ کام کے لئے علیحدہ نرخ قیمت ہرصورت میں تمام پریسوں سے کم ہر سائز و ہر زبان کا کام کیا جاتا ہے۔ ریل خرچ ۶/ نصف قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔

نمونے مفت منگواؤ

کمرشیل سنڈیکیٹ نمبر ۹ اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور

آب بقا نوری

یہ دوا تمام قسم کی دردوں مثلاً درد معدہ درد جگر۔ درد سر۔ درد دنداں اور ہیضہ۔ طاعون۔ ملیریا۔ اور بھڑ۔ بچھو سانپ وغیرہ کے کاٹے کو فوراً تسکین بخشتی ہے۔ ہزار ہا لوگ اس کو روزانہ استعمال کرتے اور اس کے معجز نما اثرات کے مصدق و معترف ہیں تجربۃً ایک شیشی آپ بھی منگائیے۔ قیمت فی شیشی ۸/ علاوہ محصول۔

سرمہ زنگاری۔ دھند۔ غبار۔ پانی بہنا۔ بیاض چشم۔ ککروں اور ضعف بصارت میں اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال عینک کی عادت چھڑا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ پتہ

مینیجر مسیحائی دواخانہ چوک بازار بھوپال

رشتہ درکار ہے

ایک کاشمیری ملک گھرانے کی لڑکی کے لئے ایک خوش سیرت و خوش صورت بارو زگار احمدی رشتے کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۰ سال سے کم اور ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ شہری بود و باش رکھتا ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر:۔

ایس۔ اے ملک الیکٹرسٹی برانچ۔ لائلپور

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق۔ پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت۔

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک مخلص خوبرو نوجوان قوم سید عمر ۳۳ سال تعلیم یافتہ برسر روزگار آمدنی ماہانہ یکصد روپیہ۔ صاحب جائیداد۔ پہلی بیوی کے اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ رشتہ کنندہ ارا تعلیم یافتہ سیرت و صورت میں ممتاز ہو۔ جملہ خط و کتابت بنام

ع ۔ ا معرفت مینیجر اخبار الفضل۔ قادیان

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد ولد عادل ذات کمبوہ سکنہ کنگراں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۳ ⁵⁄₃₆ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ³⁄₃₆

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گاماں ولد حاجی ذات کریال سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۵ ⁵⁄₃₆ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ³⁄₃₆

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ:۔ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد شاہ ولد قطب شاہ ذات سید سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۸ ⁵⁄₃₆ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ³⁄₃₆

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ:۔ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد ولد بھجو ذات کوڑا سکنہ چک نمبر ۱۳۹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۷ ⁵⁄₃₆ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ³⁄₃₆

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی خادم حسین شاہ ولد حبیب شاہ ذات سید سکنہ عنایت شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲ ⁵⁄₃₆ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ روڈ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ³⁄₃₆ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مبارک شاہ ولد شاہ محمد ذات نکوکارہ سکنہ ہوآنہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۸ ⁵⁄₃₆ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ³⁄₃₆

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی جمال ولد حسن ذات نکوکارہ سکنہ چک نمبر ۱۳۷ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۸ ⁵⁄₃₆ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ³⁄₃₆

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ:۔ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۲۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ فواد کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ آپ بہادری سے بیماری کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ آج صبح دو ہزار طلبا نے [illegible] کی صورت میں "خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے" کے نعرے لگاتے ہوئے [illegible] کی طرف روانہ ہوئے۔ لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شاہ فواد نزع کی حالت میں ہیں۔ ان کی حالت خطرناک ہے۔ شاہی خاندان کے افراد کو بستر مرگ کے قریب بلا لیا گیا۔

عدیس آبابا ۲۷ اپریل۔ اطالوی جنگی بمبار طیاروں سے حبشہ کی زبان میں اشتہارات عدیس آبابا میں پھینکے گئے ہیں۔ جن میں اہل حبشہ کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر وہ اطالیہ کی اطاعت قبول نہ کریں گے۔ تو حبشہ میں قتل عام کر دیا جائے گا۔ اور تمام شہر دلبا [illegible] کر کے حبشیوں کا ایک ایک مکان زمین کے ساتھ ہموار کر دیا جائے گا۔

پونا ۲۷ اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ شب دو بجے ہندو ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر عہد مغلیہ کے ایک مقبرہ پر پہنچے اور مقبرہ کے چوبی دروازہ کو آگ لگا دی۔ اس کے سوا شہر میں اور کوئی غیر خوشگوار حادثہ رونما نہیں ہوا۔ ہندو اور مسلم لیڈر مصالحت کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ مسلمانوں نے مالی امداد کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی ہے۔ جو مسلم مجروحین کے لئے روپیہ جمع کرے گی۔

احمد آباد ۲۷ اپریل۔ گذشتہ شب احمد آباد کے مضافات میں کوئلے کے ایک گودام میں آگ لگ گئی۔ جس سے گودام جل کر راکھ ہو گئے۔ پندرہ ہزار روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گودام کے نزدیک مزدوروں کی کوٹھڑیوں میں گھاس کے ایک ڈھیر کو آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے آگ گودام میں پھیل گئی۔

بریلی ۲۷ اپریل۔ بریلی کے ایک گاؤں میں آتش زدگی سے تمام گاؤں جل کر خاک ہو گیا۔ دو عورتیں بری طرح جھلس گئیں۔ بیکڑوں افراد بے خانماں ہو گئے۔ اور [illegible] ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

بوڈاپسٹ ۲۷ اپریل۔ اخبار [illegible] [illegible] معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی اور ہنگری میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے۔ جس کا منشاء یہ ہے کہ اگر جرمنی اور زیکوسلاویکیا میں جنگ شروع ہو جائے۔ تو ہنگری اس کی امداد کرے گا۔ قدیم ہنگری کا علاقہ جو اب جمہوریہ زیکوسلاویکیا کے ماتحت ہے۔ فتح کی صورت میں ہنگری کو واپس کر دیا جائے گا۔ اس خبر میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہنگری کے علاقہ میں متعدد جرمنی ہوائی طیارے جمع ہو رہے ہیں۔

لندن ۲۷ اپریل۔ عدیس آبابا کی طرف آخری اقدام شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ آج اطالوی فوج کا ایک بہت بڑا دستہ جو [illegible] موٹروں پر مشتمل ہے۔ جنوب کی طرف روانہ ہوا۔ اطالوی افواج کے ہراول کے دستے عدیس آبابا سے ستر میل کے فاصلہ پر پہنچ گئے ہیں۔

عدیس آبابا ۲۷ اپریل۔ رائٹر کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ ساسابانہ کے سامنے اطالیہ اور حبشہ کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جہاں حبشہ کی فوج کا تین طرف سے محاصرہ کیا جا چکا ہے۔ حبشیوں نے اس معرکہ میں ایک ایک سپاہی کٹوا دینے پر لیکن میدان سے نہ ٹلنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور باوجود طیاروں کی خوفناک بمباری اور مشین گنوں کی گولیوں کی بے پناہ بوچھاڑ کے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا ہے۔

روما ۲۷ اپریل۔ مارشل گرازیانی کے [illegible] معرکہ میں گو حبشیوں نے بڑی جرأت و پامردی کا ثبوت دیا۔ اور رائفلوں اور مشین گنوں کے فائروں سے کئی اطالوی طیارے بھی گرا دیئے لیکن اطالوی طیاروں کی خوفناک بمباری نے کوئی پیش نہ چلنے دی۔ اور اپنی فوج کے ایک ہزار سپاہی ہلاک کرا دینے کے بعد حبشی فوج کو پسپا کر دیا۔

ناگپور ۲۷ اپریل۔ گذشتہ جمعہ آل انڈیا [illegible] کانفرنس کی صدارت کے موقع پر مسٹر گاندھی نے تقریر کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ [illegible] گوشہ نشینی اختیار کر رہے ہیں۔

لندن ۲۷ اپریل۔ ایک جرمنی اخبار [illegible] [illegible] کہتا ہے۔ [illegible] راتے کی تاریکی میں [illegible] [illegible] میں سمندر کے علاقہ [illegible] [illegible] [illegible]

کر دیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں گذشتہ ایک ہفتہ میں [illegible] کی جرمنی فوجوں میں [illegible] کا اضافہ ہو گیا ہے۔

شیخوپورہ ۲۷ اپریل۔ شیخوپورہ میں خوفناک آندھی سے ریلوے سٹیشن پر گاڑی کے چند خالی ڈبے اس زور سے آپس میں ٹکرائے۔ کہ ان میں سے چند ڈبے لائن سے اُتر گئے۔ جس سے ڈبوں کا سخت نقصان ہوا۔

انبالہ ۲۷ اپریل۔ آج صدر بازار میں آگ لگ گئی۔ جس سے کئی دوکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ ابھی تک آگ پر قابو نہیں پایا گیا اور تاحال نقصان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔

لاہور ۲۷ اپریل۔ دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ کی طرف سے نیشنلسٹ پروگریسو پارٹی کا جو پروگرام شائع ہوا ہے اس کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے۔ کہ اس میں نہ فرقہ وار فیصلہ کا ذکر ہے۔ اور نہ انتقال اراضی کا۔ پروگریسو پارٹی چونکہ زیادہ حد تک ہندو سبھا کی نمائندہ ہو گی۔ اس لئے اس پارٹی کی طرف سے فرقہ وار فیصلہ اور ایکٹ انتقال اراضی کے متعلق عدم مخالفت کا مسلم حلقوں میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

لاہور ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے مسٹر جسٹس کری اور مسٹر جسٹس آغا حیدر جج ہائی کورٹ لاہور تعطیلات موسم گرما سے پیشتر اپنے عہدوں سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ اگرچہ ان کے جانشینوں کے متعلق ابھی تک کوئی اعلان نہیں ہوا۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر دین محمد ان دو میں سے ایک اسامی کو پُر کریں گے۔

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس بغیر کسی فیصلے کے ملتوی ہو گیا۔ مسٹر محمد علی جناح ۳۰ اپریل کو بمبئی روانہ ہو جائیں گے۔ آپ چاہتے ہیں۔ کہ صوبجاتی مجالس میں انتخابات لڑنے کے لئے ایک مرکزی [illegible] پارلیمنٹری بورڈ قائم کیا جائے۔ اس بارے میں آپ متعدد پارٹیوں کے رہنماؤں سے [illegible] [illegible] کریں گے۔ یہ بھی معلوم

ہوا ہے۔ کہ آپ تمام ہندوستان کا دورہ کر کے حالات کا مطالعہ کریں گے۔

لندن ۲۷ اپریل۔ اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے ایک آتش زدہ [illegible] کے متعلق ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ اطالیہ اپنے جنگی بیڑے کی بہترین جہاز بحیرہ روم میں [illegible] اس کی قوت دوبالا کر دینے کا [illegible] رکھتا ہے۔ اس کا مقصد مشرقی بحیرہ روم اور [illegible] کو [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] پر کامل تسلط حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ جنگ حبشہ سے فارغ ہوتے ہی وہ ایک زبردست بحری پروگرام شروع کر دے گا۔

پیرس ۲۷ اپریل۔ فرانسیسی کابینہ کے [illegible] میں سب سے پہلے حیرت انگیز نتیجہ موسیو ہیریو لیڈر سوشل ریڈیکل پارٹی کی ناکامی کی صورت میں نمودار ہوا ہے۔ مسٹر فلینڈن وزیر خارجہ۔ مسٹر [illegible] مسٹر [illegible] وزیر [illegible] ایم [illegible] وزیر محکمہ پنشن اور ایم [illegible] وزیر [illegible] وزیر اعظم کابینہ کے ارکان منتخب ہوئے ہیں۔

برلن ۲۷ اپریل۔ جرمنی کے حلقوں میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے۔ کہ جرمنی کو قرضہ دیئے جانے کے متعلق برطانیہ نے [illegible] [illegible] کی بحالی کے ساتھ اتمام پذیر ہو گئی [illegible] قرضہ کی مقدار ۸۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہو گی۔

حیدر آباد ۲۷ اپریل۔ حیدر آباد کے مضافات میں ایک جلوس کے سلسلہ میں پولیس کی بروقت مداخلت سے ہندو مسلم فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔

عدیس آبابا ۲۷ اپریل۔ ایک [illegible] مظہر ہے۔ کہ ساسابانہ کے قریب حبشیوں نے چار اطالوی طیارے رائفلوں کی فائرنگ سے زمین پر گرا دیئے۔ اور ایک ٹینک بھی تباہ کر دیا۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اطالوی طیاروں نے گوبا شہر پر آتش گیر بم برسائے۔ جن کے نتیجہ میں ۲ عرب اور ایک حبشی ہلاک ہو گئے۔

لاہور ۲۷ اپریل۔ آج مسٹر [illegible] [illegible] لاہور کی عدالت میں دیوانی مقدمہ [illegible] [illegible] کے سلسلہ میں [illegible] خان بہادر [illegible] نے شہادت دی۔ آج کی کارروائی میں ایک دلچسپ بات یہ تھی کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]